مضمون	صفحہ

حامداً و مصلیاً

دیباچہ

دفعہ چہارم مین بھی مثل اونچی دفعات کے ایک ایسی کتاب کی ضرورت
تھی کہ جسمین نثر کے ساتھ نظم کا حصہ بھی شامل ہوتا اسوجہ سے حسب ارشاد
واجب الانقیاد فضیلت مآب فیض انتساب جناب جان سی نسفیلڈ صاحب
بہادر ایم۔ اے آکسن انسپکٹر سرکل دوم کے خلقت کا بیان مناسب
طور پر ترمیم کیا گیا اور حصۂ نظم منتخب و مدون کر کے شامل کیا گیا۔

بروقت تالیف یہ امر ملحوظ رہا کہ دفعہ مذکورہ کے طلبا کی استعداد کے
موافق اوسط درجہ کے حجم مین نظم کا انتخاب ہو۔ اور ایسے مضامین
مفید نصائح آمیز منتخب ہون کہ باعث تفریح طبع و توسیع استعداد
طلبہ ہو۔

جن اقسام کی نظم رسالۂ ہذا مین مثل مثنوی۔ غزل قصیدہ وغیرہ کے

مندرج ہے بنابر واقفیت طلبا خاتمہ پر انکی تعریف بھی لکھ دی گئی ہے اگرچہ یہ انتخاب سوچ سمجھکر کیا گیا ہے تاہم جہان کچھ سقم رہگیا ہو طبع ثانی پر اسکی اصلاح وصحت ہوجائیگی لائق ناظرین براہ عنایت مطلع فرمائین۔

راقم طلبا کا خیرخواہ

عباداللہ ڈپٹی انسپکٹر مدارس ہردوئی

۱۲ مئی سنہ ۱۸۹۰ع

کیمپ ہپانی

خلقت کا بیان

و

نظم منتخب

حسب الارشاد واجب الانقیاد وحید عصر عالم دہر عالی شان والامناقب

جناب فیض مآب جان سی نسفیلڈ صاحب ایم اے انسپکٹر بہادر مدارس سرکل دوم

ممالک مغربی وشمالی واودھ

منشی عباد اللہ شاہ آبادی ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع ہردوئی

نے

بنابر استفادۂ طلبا دفعہ چہارم مدارس حلقہ بندی وقصباتی اودھ

بعد ترمیم مناسب و اضافۂ نظم جدید نصایح آمیز کے مرتب کیا

سنہ ۱۸۹۳ء

مطبع نامی منشی نولکشور سی آئی ای میں مقام لکھنؤ چھپا

خلقت کا بیان

پہلا سبق

خلقت کے بیان مین

ایک استاد مدرسے مین بیٹھا ہوا طالب علمون کو درس دے رہا تھا کہ اتفاقاً ایک آدمی جنگلی گینڈے کو پکڑے ہوے مدرسے کے سامنے آنکلا اُس جانور کو دیکھ سب طالب علم متحیر ہوکر اُستاد سے کہنے لگے کہ جناب ایسا جانور ہم نے کبھی نہین دیکھا ہے ✦

استاد - خدا کی خلقت مین ایسے ہزارہا مخلوق ہین کہ جنکی حقیقت صرف علم کے ذریعہ سے معلوم ہوتی ہے جو تم لوگ تحصیل علم مین کوشش اور سعی کروگے تو حقیقت حال دریافت کروگے ✦

شاگرد - اب ہماری یہ خواہش ہے کہ آپ زبان شریف سے خلقت کا کچھ حال بیان فرمائین اور ہم سنکر کچھ آگاہی پیدا کرین ✦

اُستاد - تمام خلقت کا خالق ایک قادر مطلق ہے اور اُسکی قدرت وحکم سے مخلوقات کی پیدایش اور پرورش ہوتی ہے ✦

شاگرد۔ اول ہمین یہ سمجھائیے کہ خلقت کے کیا معنی ہین ٭

اُستاد۔ خلقت کے معنی اشیاے موجودہ ہین مثلاً انسان۔ چرند پرند۔ درخت۔ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش وغیرہ ٭

شاگرد۔ خلقت ایک ہی طرح کی ہے یا کئی طرح کی ٭

اُستاد۔ قدیم حکما کے نزدیک خدا نے پہلے بنیاد خلقت یعنی چار عناصر۔ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش۔ پیدا کیے اور اُنھین سے تمام خلقت کو موجود کیا اگر خیال کر دیکھو تو تمام مخلوقات تین نوع پر منقسم ہین اور اسی لیے انکو موالید ثلثہ کہتے ہین واضح ہو کہ عناصر اُن اشیا کا نام ہے جنکا وجود مرکب نہین ہے ٭

دوسرا سبق

انواع خلقت کے بیان ہین

اُستاد۔ اول حیوانات مثل انسان و جانور وغیرہ جو عمداً اور ارادةً حرکت کر سکتے ہین۔ دوم نباتات یعنی پھل پھول کے درخت اور گھاس وغیرہ جو زمین پر اُگتی ہے سوم جمادات جو چیزین کھان سے نکلتی ہین مثلاً لوہا۔ تانبا۔ ہیرا۔ گندک۔ ہرتال۔ مٹی۔ پتھر وغیرہ۔

شاگرد۔ آپ نے مخلوقات کے انواع بیان کیے مگر ہر ایک جانور کی سکونت کی جگہ کہان کہان ہے اور اُنکے اقسام تبلائیے ٭

تیسرا سبق

جانورون کی سکونت کی جگہ اور اُنکے اقسام کے بیان مین

اُستاد - خاک - باد - آب - یہ تینون جانورون کی سکونت کی جگہ ہین - جانور دو طرح پر ہین - اول جنکے بدن مین ہڈی ہوتی ہے مثلاً انسان - گھوڑا - ہاتھی - چڑیا وغیرہ - دوسرے جنکے بدن مین ہڈی نہین ہوتی جیسے کینچوا - جونک - مکھی - گھونگھی - سنکھ - ان دونون قسم کے جانورون کے پیٹ مین معدہ ہوتا ہے یعنی وہ جگہ جہان کھانا مجتمع ہوکر ہضم ہوتا ہے حیوانات اور نباتات کے درمیان اتناہی تفاوت ہے کہ نباتات مین معدہ نہین ہوتا ورنہ نباتات بھی جاندار ہین *

شاگرد - اِس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ نباتات مین بھی جان ہے *

اُستاد - اگر نباتات مین جان نہوتی تو کیونکر بڑھ سکتے نباتات کے بیان مین نوکر اِس امر کا مفصل کیا جائیگا *

چوتھا سبق

انسان کے بیان مین

شاگرد - بھلا یہ تو معلوم ہوا کہ نباتات مین بھی جان ہے اب آپ اقسام دونون طرح کے جانورون کے بیان کیجیے *

استاد - معلوم کرنا چاہیے کہ ہڈی دار جانور چار قسم کے ہوتے ہین اول دودھ پینے والے یعنی جنکے بچّے اپنی مان کا دودھ پیتے ہین - دوم پرند - سوم کیڑے - چہارم مچھلی - دودھ پینے والے سوائے انسان اور نسناس یعنی بن مانس کے اکثر چارپائے ہوتے ہین اور زمین پر رہتے ہین بندر - گلہری وغیرہ جانور درخت پر بھی رہتے ہین دودھ پینے والے جانور انسان کی سواری باربرداری اور خورش و پوشش کے لیے کام مین آتے ہین ہاتھی سب جانورون سے ڈیل ڈول مین بڑا ہوتا ہے اور شیر سب سے زیادہ زورآور ہونے کے سبب سے جانورون کا بادشاہ کہلاتا ہے خدا نے عقل اور فہم سوائے آدمی کے اور کسی جانور کو نہین بخشی اور جانورون کو فقط اتنی ہی عقل دی ہے کہ جس سے وے اپنی حاجات ضروری رفع کرسکین اور اُن چیزون سے جو اُنکے حق مین مُضر ہین محفوظ رہین اُنکی عقل وفہم آدمی کی عقل وفہم کے مانند نہین ہوتی ہے جس سے وے اپنے اور ہمجنسون کے آرام کے واسطے نئی نئی چیزین ایجاد کرسکین یا ایک کے تجربے سے دوسرا فائدہ اُٹھا دے جیسے آدمیون نے اپنی عقل کے ذریعہ سے دخانی جہاز اور گاڑی اور گھڑی اور توپ وغیرہ سب کام کی چیزین تیار کین اور مختلف اقسام کے علوم کی کتابین لکھین جنکے وسیلے سے ہزارون برس کی کیفیت اور ماہیت زمین اور

آسمان کی بخوبی معلوم ہو سکتی ہے انسان عقل کے زور سے سردی گرمی اور مینھ پانی سے اپنی حفاظت کر سکتا ہے یعنی انسان کے بدن پر بال و پر نہین ہوتے - آدمی تنہا رہنا پسند نہین کرتا اور جماعت مین رہنے سے بہت خوش رہتا ہے جس جگہ تھوڑے سے گھر ہوتے ہین لوگ اُس جگہ کو گانون بولتے ہین اور جب بہت سے گھر کسی مقام پر آباد ہو جاتے ہین تب وہ قصبہ یا شہر کہلاتا ہے - جس شہر مین بادشاہ یا راجہ رہتا ہے اُسکو دارالسلطنت بولتے ہین مثلاً انگلستان کا دارالسلطنت لندن اور ہندوستان کا کلکتہ ہے - جس مکان مین بادشاہ یا راجہ رہتا ہے اُسکو محل اور دربار کہتے ہین - آدمی ایک جگہ رہنا اسواسطے قبول کرتا ہے کہ باہم ایک دوسرے کی مدد کر سکے جتنے آدمی جس ملک مین بستے ہین وے اُس ملک کے باشندے کہلاتے ہین مثلاً ترک عرب وغیرہ اور اُنکی ایک علٰحدہ قوم مقرر ہو جاتی ہے - اِس دنیا مین بہت سے ملک اور قوم موجود ہین اور ہر ایک ملک کے آدمیون کی جُدی جُدی صورتین اور طریقے ہوتے ہین

آدمی کے ایک طرف کے اعضا راست کہلاتے ہین دوسری طرف کے چپ - اکثر جس ہاتھ سے کھانا کھاتے ہین اُس طرف کے ہاتھ - پیر - پسلی - کنپٹی وغیرہ اعضا سے راست کہلاتے ہین اور دوسری طرف کے چپ - بہ نسبت اعضاے چپ کے اعضاے راست زیادہ قوی ہوتے ہین

دل ہمیشہ بائین طرف کو دھڑکتا ہے دہنے ہاتھ سے کھاتے اور سلام کرتے ہین
دہنی طرف بیٹھنے کے لیے جگہہ ملنی عزت کی نشانی ہے - دیکھو آدمی کی عمر
سو برس کے قریب تک ہوتی ہے اور درمیان کا کچھ حال معلوم نہین ہر
ایک روز سب کو مرنا ہے اور ظاہر ہے کہ جیسے باپ دادے پردادے اس
دنیا کو چھوڑ گئے ہین اِسی طرح ہمکو بھی ایک دن چھوڑنا پڑیگا اِسواسطے ہم سب
کو ایسا کام کرنا چاہیے کہ جس سے بعد مرنے کے خدا کے روبرو سرخرو ہون -

پانچوان سبق

آدمیون کی اقسام کے بیان مین

شاگرد - باعتبار علم و فضل کے انسان ایک طرح کے ہوتے ہین
یا کئی طرح کے +

استاد - باعتبار لیاقت انسانی کے آدمی تین نوع کے ہوتے
ہین - اول جنگلی - دوم خانہ بدوش - سوم تمیزدار - جنگلی آدمی ایسی بات
کا کچھ خیال نہین کرتے ہین جس سے اُنکا گذارہ ہمیشہ بآرام تمام ہوا کرے
یہ لوگ نہ درخت بوتے نہ کھیتی کرتے ہین اور نہ اپنے کھانے پینے کے واسطے
کچھ جمع کرتے ہین جب بھوک لگتی ہے تب چند پرند یا مچھلی کا شکار کر
اُنکے گوشت سے اپنا پیٹ بھر لیتے ہین اور اُنکے چمڑے اوپر دن کو
اوڑھنے بچھانے کے کام مین لاتے ہین اسطرح کے آدمی جمع ہو کر گانون

اور شہرون مین نہین بستے بلکہ مکان حویلی بھی اپنی سکونت کے لیے نہین
بناتے صرف جانور کے چمڑے یا درخت کے پتّے اور چھال سے جھوپڑے
بنا لیتے ہین یا پہاڑ اور زمین کے غارون مین رہ کر گذران کرتے ہین اِن
لوگون کا کوئی سردار اور رئیس نہین ہوتا اور اسطرح کے آدمی اکثر جنگل اور
پہاڑ اور سمندر کے جزیرون مین بستے ہین - دوسری قسم کے آدمی یعنی
خانہ بدوش یہ لوگ ایک مقام پر بالاستقلال نہین بستے جہان چرائی کی
جگہ پاتے ہین وہان اپنے مویشی لیکر جا بستے ہین اور نشست و برخاست
کے لیے جہان ارادہ کرتے ہین وہان تنبو تان لیتے ہین یا چھپر چھا لیتے ہین
یہ لوگ بہ نسبت جنگلی آدمیون کے عقلمند ہوتے ہین اور اِنمین آدمیت
بھی پائی جاتی ہے کیونکہ بھیڑ بکری گاے بھینس گھوڑا اور اونٹ
وغیرہ کی نگہبانی اور پرورش کرنے مین بہ نسبت شکار کرنے کے زیادہ
ہوشیاری اور چالاکی چاہیے اُنکی جائداد بھی مویشی ہے اسطرح کے
آدمی تاتار اور عرب مین بکثرت بستے ہین ہندوستان مین قوم کنجر اور گھوسی
وغیرہ اِس قسم کے مین تیسری طرح کے آدمی یعنی تمیزدار یہ لوگ صرف مویشی ہی
نہین رکھتے بلکہ زراعت بھی کرتے ہین اور سب طور کے علوم و فنون حاصل کر
نہایت عجیب و غریب چیزین تیار کرتے ہین اور براہ خشکی و تری تجارت
اور سوداگری کرکے سب طرح کے آرام حاصل کرتے ہین اور اپنی بود و باش

کے لیے خوبصورت و عظیم الشان مکانات تیار کرتے ہین اور اُنکی سکونت
کے سبب سے شہر اور گانون آباد ہو جاتے ہین - تمیزدارون مین باعتبار
اپنی اپنی دولت اور لیاقت اور پیشہ اور عہدے کے بہت سے مرتبے
مقرر ہوتے ہین چنانچہ کوئی امیر کوئی غریب کوئی مہاجن کوئی دکان دار
اور کوئی عامل عدالت اور کوئی خدمتگار ہوتا ہے تمیزدار آدمی دستور
اور آئین پر چلتے ہین اور اِس دستور کو صلاح کے موافق جسمین سب کو
فائدہ اور آرام حاصل ہو بنا لیتے ہین جو کوئی اُنکے ساتھ رہتا اُسکو ضرور
اِن دستورون پر عمل کرنا پڑتا اگر خلاف دستور اُس سے کوئی امر صادر
ہوتا تو حاکم کے پاس مستوجب سزا کا ہوتا ہے ◆

چھٹا سبق

غلّے کی پیدایش کے بیان مین

شاگرد - مین نے احوال آدمیون کا بخوبی سُنا اب یہ سُننا چاہتا ہون
کہ ہم لوگون کے کھانے کا غلّہ کس جگہ اور کیونکر پیدا ہوتا ہے ◆
اُستاد - اکثر کھانے کی چیزین شہر کے باہر اطراف مین پیدا ہوتی ہین
جس قطعۂ زمین مین غلہ اور ترکاریان وغیرہ پیدا ہوتی ہین اُسکو کھیت
کہتے ہین بعض زمین ایسی ہوتی ہے کہ اُسمین انسان حتی الامکان
محنت اور کوشش کرتا ہے مگر کچھ پیدا نہین ہوتا اُس زمین کو اُسر

کہتے ہین تخم ریزی کے پہلے کھیتون کو ہل چلاکر درست کرتے ہین اِس ملک مین بیلون سے ہل چلایا جاتا ہے مگر انگلستان مین گھوڑون سے اور عرب مین اونٹون سے کھیتی کا کام بڑی خوشی اور تندرستی کا باعث ہے کاشتکارون کو ہمیشہ آرام اور دم لینے کے واسطے باہر کی تازی ہوا میسر ہوتی ہے اور یہی سبب ہے کہ بہ نسبت شہر کے لوگون کے وہ بہت زور آور اور موٹے تازے ہوتے ہین پہلے کھیتون کو جوت کر انمین بیج ڈالتے ہین پھر اُن بیجون سے کلّے نکل کر سورج کی گرمی سے درخت ہو جاتے ہین جب خوشے پک کر رنگ زرد ہو جاتے ہین تب لائق کاٹنے کے خیال کیے جاتے ہین۔ پہاڑون مین بھی مثل ملکون کے دو فصلین معین ہین ایک ربیع۔ دوسری خریف۔ ربیع کے خاص اناج گندم۔ چنا۔ مٹر جو وغیرہ ہین اور خریف کے دھان۔ جوار۔ باجرہ۔ مونگ۔ اُرد وغیرہ۔ جوار۔ باجرا۔ پہاڑون مین نہین پیدا ہوتا ہے۔ کھیتون سے غلہ کاٹ کے اُسکا خرمن کرتے ہین اور بیلون کے پیرون سے روندواکر یا لکڑی سے پیٹ کر غلے سے بھوسی علیحدہ کرتے ہین۔ جس اناج کے آٹے کی خواہش ہوتی ہے اُسکو چکی یا پنچکی مین پسواتے ہین اور دھوئین اور ہوا کے زور سے بھی چکیان چلتی ہین۔

ساتوان سبق

چوپایون کے بیان مین

شاگرد - آپ کی زبان شریف سے انسان کے خواص اور کامون کا بیان سن کر دل خوش ہوا اگر جانورون کی تھوڑی کیفیت بیان فرمائیے ٭

استاد - ایک طرح کے جانور چوپائے ہوتے ہین جو چار پیرون سے چلتے ہین مثلاً - ہاتھی - گھوڑا - اونٹ - گدھا - گائے - بھینس - بھیڑی بکری وغیرہ انہین سے کسی کے پیر مین مثل گھوڑون کے سمون کے سم ہوتا ہے اور کسی کے پیر مین بھیڑی بکری اور سور کے مانند پھٹا ہوا سم نظر آتا ہے اور کسی کے پیر گتے بلی اور ریچھ اور شیر کی مثال پنجہ دار ہوتے ہین ایسے جانورون سے انسان کا بڑا مطلب نکلتا ہے دیکھو بھیڑی کے بالون کو کاٹ کر سوت کاتتے اور پھر اس سے بہت اچھے اچھے کپڑے بنا لیتے ہین ہمالیہ اور تبت مین جو بکریان پیدا ہوتی ہین انکے بالون سے شال دوشالے رومال وغیرہ پشمینہ تیار کیا جاتا ہے بنسبت انکے بہت گرم اور نرم ہوتا ہے اکثر جانورون کا پوست پٹارے اور کفش وغیرہ کے مڑھنے اور بنانے مین کام آتا ہے اکثر جانورون کے سینگ اور ہاتھی دانت سے کنگھی وغیرہ نہایت عمدہ اور نفیس چیزین بنتی ہین سرا گائے کی دم کا چنور بنتا ہے اور بہت سے جانورون کی چربی سے تبیان وغیرہ بنائی جاتی ہین ٭

آٹھوان سبق

پرندون کے بیان مین

شاگرد۔ آپ نے چوپایون کا احوال بیان کیا پرندون کا بھی کچھ احوال بیان کیجیے۔

اُستاد۔ جنکے پر ہوتے ہین وہ پرند کہلاتے ہین اور وہ دو قسم کے ہوتے ہین ایک آبی۔ دوسرے جو خشکی مین رہتے ہین خدا نے اُنکا بدن سبک بنایا اور تمام پر پیچھے کی طرف جھکے رکھے تاکہ پرواز کے وقت ہوا رکنے نہ پائے دو بازو کے وسیلے سے اُنکو ہوا مین ٹھہرنے کے لیے مہلت ملتی ہے اور وہ دُم سے وہ کام نکالتے ہین جو کشتیون مین پتوار سے نکلتا ہے یعنی جس طور سے کشتی کو پتوار سے موڑتے ہین اُسی طرح پرند بھی دُم کے وسیلے سے پرواز کے وقت جدھر کو چاہتے ہین مُڑ جاتے ہین۔ پرندون کے دانت نہین ہوتے وہ چونچ سے دانے توڑ کر کھاتے ہین بعضے جو ثابت دانہ نگلتے ہین وہ دانہ پہلے ایک جگہ مین اُنکے پیٹ کے اندر جاکر نرم ہوتا ہے تب ہضم ہونے کے لیے معدہ مین پہونچتا ہے۔ پرند اکثر درختون پر رہا کرتے ہین اور بعض پانی مین بھی رہتے ہین مگر زمین کے باشندے پرند کم ہین جو پرند درختون پر بستے ہین اُنکے پنجے کشادہ ہوتے ہین تاکہ وہ درختون کی ڈالیون پر بخوبی جم سکین اور جو پانی مین رہتے ہین اُنکے

نیچے ایک جھلی سے جُڑے ہوئے ہوتے ہین اور وہ اُنکے کام
مین اسطرح آتے ہین جیسے کشتی کے کام مین ڈانڈ - اور اُنکی دُم کے نزدیک
ایک چھوٹی سی تھیلی بھی رہتی ہے اُسکے اندر ایک چیز تیل کے مانند
ہوتی ہے وہ جب اُس تیل کو اپنے پرون مین لگاتے ہین تو پانی سے
اُنکا بدن ہرگز نہین بھیگتا - پرندون کے یہ سرپال گرزگراز سر نو جمتے ہین
اُسے گُریز کہتے ہین جو چڑیان کیڑے مکوڑے اور دانہ کھا کر جیتی ہین وہ اکثر
باہم اتفاق سے رہتی ہین اور آدمی سے جلد ہل جاتی ہین اور اُسکے
بہت کام مین آتی ہین - شکاری چڑیان اپنے جوڑے کے ساتھ پہاڑ کی
چوٹیون اور جنگلون مین گھونسلے بناتی ہین اور غیر پرندون کو اپنے نزدیک
نہین آنے دیتین - باز اور جرہ اِس قسم کی چڑیان نہایت جری
اور قیمتی ہوتی ہین جو لوگ اُنکی پرورش کرتے ہین اُنکے واسطے
وہ اُڑتے ہوئے پرندون کو شکار کر لاتی ہین بانہ مادہ اور جرہ اُسکا نر ہے
پرند جب اپنے گھونسلے مین انڈے دیتے ہین تو مادہ انڈے پر بیٹھکر کئی
روز تک اُسکو سیتی ہے اور نر تب تک اپنی مادہ کو چارہ پہونچاتا رہتا ہے
کیونکہ اگر مادہ انڈون کے پھوٹنے کے پہلے ذرا بھی اُٹھ کر جاتی ہے اور
سینے مین فرق پڑے تو انڈا سردی کے سبب سے گندہ اور ناقص ہو جاتا ہے
بعض پرندے کے انڈے چند روز کے عرصے مین پک کر پھوٹ جاتے ہین

اور بعض کے بہت دن تک سینا پڑتے ہین - مرغی اپنے انڈون کو ۲۱- روز
سیتی ہے کوئی پرند ایک انڈا کوئی دو انڈے دیتا ہے اور کوئی زیادہ -
پرند کی عمر بھی زیادہ ہوتی ہے - گدہ - عقاب - اور طوطے - سو برس تک
جیتے ہین اور بط اور کبوتر بیس بیس برس تک جیتے ہین - غور کرکے دیکھو
تو دنیا مین اِن پرندون سے انسان کے بڑے بڑے کام نکلتے ہین کیونکہ
چیل کوے - گدہ - عقاب وغیرہ شہر اور گانون کے نزدیک سے کسقدر
غلیظ اور مردار چیزین اُٹھاکر لیجاتے ہین اگر وہ سب رہنے پائین تو جلد
وہان کی ہوا بگڑکر بیماریان پیدا کرے اور یہ جانور اکثر چوہے اور لاکھون
قسم کے کیڑے مکوڑے بھی کھاتے ہین جنکی کثرت سے کھیتی اور باغون
کا نقصان ہوجاتا ہے اور گوہ بسکھپرا سانپ وغیرہ موذی جانورون کو
بھی ہلاک کرتے ہین اکثر پرندون کی بیٹ سے درختون کے بیج ایسے ایسے
مقامون پر پہنچکر درختون کے اُگنے کے باعث ہوتے ہین جہان کسی
طور بھی آدمی اُن درختون کا تخم نہین پہونچ سکتا اور اکثر چڑیون کی بیٹ
سمندر کے پہاڑون پر اسقدر جمع ہوجاتی ہے کہ وہ اُن پتھرون پر
پیڑ بوٹا اُگنے کے واسطے مٹی کا کام دیتی ہے اگرچہ پرند نقصان بھی
کرتے ہین مگر بہت سے فائدے بھی آدمی کو حاصل ہوتے ہین
شترمرغ جو عرب اور افریقہ مین پیدا ہوتا ہے اُسکے برابر کوئی پرند بلحاظ

نہین ہوتا اور نہایت تیز رو اور اسمین شک نہین کہ آٹھ فٹ اونچا ہوتا ہے
اور ڈیڑھ سیر کا انڈا دیتا ہے ۔

نوان سبق

کیڑون کے بیان مین

شاگرد - آپ کی زبان شریف سے دودہ پینے والون اور
پرندون کا حال مین نے سُنا مگر ہڈی دار جانور کئی قسم کے ہوتے ہین
انکا بھی حال سُنا چاہتا ہون ۔

اُستاد - ہڈی دار جانورون کی تیسری قسم کیڑے ہین مثلاً سانپ
بچھوے - نگر - گھڑیال - مینڈک - چھپکلی - گرگٹ - گوہ - بسکھپرا - وغیرہ
دودہ پینے والون اور پرندون کی بہ نسبت کیڑون مین بڑا تفاوت ہے
کیونکہ اُن دونون قسمون کا خون سرخ اور گرم ہوتا ہے - یہ کیڑے بھی مثل مذکورۂ بالا
جانورون کے دم لیتے ہین - اور اِن کیڑون کا خون سبک اور پھیکے رنگ کا
ہوتا ہے اور اکثر ٹھنڈا - مگر اتنا فرق بھی ہے کہ یہ کیڑے زیادہ عرصہ تک بغیر دم
لینے کے زندہ رہ سکتے ہین اور بھی سردی کو اسقدر برداشت کر سکتے ہین
کہ دوسرے سے کبھی نہو سکے اکثر برف کے درمیان مین ہفتون تک زندہ ملتے ہین
بعض کیڑے پانی مین رہتے ہین بعض زمین پر اور بعض دونون جگہ بعض
بولتے ہین اور بعض مطلق نہین بعض چار پانون رکھتے ہین اور بعض بعض

زیادہ - سانپ کے پیر نہین ہوتے وہ پیٹ کے ذریعہ سے حرکت کرتا ہے
اور بہت جلد دوڑتا ہے سانپ کئی قسم کے ہوتے ہین اُنمین سے بعض زہریلا
اُنکے منہ مین اوپر کو دونون طرف دو دانت لمبے اور تیز ہوتے ہین جو تالو
مین چسپان رہتے ہین اُن دانتون کی جڑون مین دو تھیلیان زہر سے
جو تیل کے مانند ہوتا ہے پر رہتی ہین جب کسی کو کاٹنا چاہتا ہے تو وہ
دانت کھڑے ہوجاتے ہین اور کاٹنے کی حالت مین اُنھین دانتون کی
راہ ہوکر زہر زخمون کے اندر بھر جاتا ہے جسکے اثر سے اگر جلد دوا نہ ہوئے
تو آدمی مرجاتا ہے اکثر سانپ جب تک چھیڑا نہین جاتا تب تک نہین کاٹتا
کیڑون کے بھی پرندون کی طرح انڈے ہوتے ہین مگر اُنپر بیٹھکر سیتے نہین
اُنکے انڈے دھوپ کی گرمی سے پکتے ہین اِسواسطے اُنھین ایسی جگہ مین
رکھتے ہین جہان اُنکو دھوپ لگے پھر پھوٹ کر اُنسے بچے نکلین اور اُس
جگہ اُنکو کھانے کو بھی ملے - کچھوا اکثر قریب اکیسو کے انڈے دیتا ہے اور
کنارے دریا کے بالو پر رکھکر بالو سے چھپا دیتا ہے پھر وہ سورج کی تپش
سے پک کر جب پھوٹتے ہین تو اُن انڈون سے بچے خودبخود کود کر پانی مین
چلے جاتے ہین پھر ماں باپ کو اُنکی کچھ بھی حفاظت نہین کرنی پڑتی صرف
وہ خدا کے بھروسے پر رہتے ہین کیونکہ اگر حقیقت مین خیال کرو تو وہی
سب کا ماں باپ ہے کیڑے چند روز تک بغیر خورش کے بھی جی سکتے ہین

اور کچھوا ۱۰۰ برس روز سے زیادہ بھی بھوکا جی سکتا ہے اسکی عمر بھی زیادہ ہوتی ہے
سوا سو برس سے بھی زیادہ جی سکتا ہے - ہندوستان اور مصر وغیرہ گرم ملکون
کی ندیون مین - نگر - اور گھڑیال تیس ۳۰ تیس فٹ یعنی دس دس گز لمبے ہوتے
ہین اور ایسے زور آور کہ آدمی تو کیا بلکہ گائے بھینس کو بھی آسانی مین کھینچ لیجاتے
ہین اور قریب نلو کے انڈے دیتے مین لیکن ان انڈون کو سانپ اکثر کھا جاتا ہے
اس باعث سے انکی زیادتی نہین ہونے پاتی ؛

دسوان سبق

مچھلیون کے بیان مین

ہڈی دار جانورون کی چوتھی قسم مچھلیان ہین یہ صرف پانی مین رہ
سکتی ہین اور قسم کے جانورون سے انھین یہ تفاوت ہے کہ وہ تو پھیپھڑے
اور ناک و منھ کی راہ سے دم لیتے ہین اور انکے پھیپھڑا نہین ہوتا دم لینے
کے واسطے گردن مین دونون طرف دو سوراخ ہوتے ہین انھین گلپھڑے کہتے
ہین بعض بعض مچھلیان نہایت خوبصورت بلکہ سنہری روپہلی رنگ کی ہوتی ہین
انکی آنکھ ایسی ہوتی ہے کہ انھین بخوبی پانی مین بھی اس سے دکھلائی دیتا ہے
مچھلیان بول نہین سکتین اور انکے ظاہر مین کان نہین ہوے لیکن
آواز سن سکتی ہین کیونکہ اکثر سکھلانے سے گھنٹے کی آواز کے ساتھ ہی
سب مچھلیان پانی مین جمع ہوجاتی ہین انکی پیدائش بھی انڈے سے ہے

ہر ایک مچھلی کئی لاکھ کے قریب انڈے دیتی ہے اُنکے انڈے بھی دھوپ کی
گرمی سے پکتے ہین مچھلیون کے بدن پر بھی کسی کے تھوڑے اور کسی کے زیادہ
پر لگے رہتے ہین اور اُنکو اُن پرون سے پانی پر پیرنے مین وہی مدد ملتی ہے
جو کہ پرندون کو ہوا پر اُڑنے مین بازوون سے ملتی ہے اور اُنکی دم پانی مین
وہی کام کرتی ہے جو کہ پرندون کی دم ہوا مین کرتی ہے۔ خدا نے اپنی خلقت
کے گذارے کے لیے ایسا انتظام رکھا ہے کہ ہر ایک اپنا اپنا گذارہ بآسانی
کر سکے دیکھو سمندر مین ایک ایسی مچھلی ہوتی ہے کہ جسکے پر نہایت چھوٹے
ہوتے ہین اور اِسی سبب سے وہ جلد نہین چل سکتی مگر خدا نے اُسکے سر کو
ایسی طاقت دی ہے کہ اُسکے سبب سے وہ کسی بڑی مچھلی یا جہاز کے تلے
ایسی چمٹ جاتی ہے کہ اُس جہاز اور مچھلی کے ساتھ آپ بھی چلی جاتی ہے
اور اپنے لیے قوت پیدا کرتی ہے اِس مچھلی کو امورہ یا چوسنے والی مچھلی
کہتے ہین وہیل کو (یعنی [illegible]) سب لوگ سمندر مین رہنے کے سبب سے مچھلی کہتے ہین
لیکن فی الحقیقت وہ دودھ پینے والے جانورون کی قسم سے ہے کیونکہ
وہ انڈا نہین دیتی بچہ جنتی ہے اور بچے کو دودھ پلاتی ہے اور دنیا کے
سب جانورون سے بڑی ہوتی ہے قریب ستّر فیٹ کے لمبی اور اِس سے
تھوڑا ہی کم چوڑی ہوتی ہے اُسکا وزن کچھ کم زیادہ چار ہزار من کا ہوتا ہے
اور اُسکا منہ بیس فیٹ لمبا جسمین بڑی ڈونگی آدمیون سے بھری ہوئی

بخوبی سما سکتی ہے اُسکی دم چوبیس فیٹ چوڑی ہوتی ہے اُسکی ٹکر سے جہاز غارت ہو جاتا ہے اور اُسکا پھیپھڑا آدمی کے پھیپھڑے کے مثل ہوتا ہے اور دم تب ہی لیتی ہے جب پانی سے باہر سر نکالتی ہے اور شمال اور جنوب کے سمندر مین رہتی ہے اور اُسکے بدن مین چربی زیادہ ہوتی ہے اسلیے فرنگستان کے آدمی جہازون پر سوار ہوکر اُسکا شکار کرتے ہین اور اُسکی چربی کو بتی وغیرہ بنانے کے کام مین لاتے ہین ٭

گیارھوان سبق

بے ہڈی کے جانورون کے بیان مین

شاگرد - آپ کی زبان سے ہڈی دار جانورون کا حال بخوبی سنا مگر بغیر ہڈی والے جانورون کا بیان سنا چاہتا ہون ٭

اُستاد - جنکے بدن مین ہڈی نہین ہوتی وہ بھی جانور چند قسم کے ہوتے ہین مثلاً سنکھ گھونگھی - کیچوے - جونک - کیڑے - مکوڑے - پتنگے وغیرہ - اگرچہ خدا کی شان اور حکمت تمام چیزون مین نظر آتی ہے مگر تو بھی ان کیڑون پتنگون کے ملاحظہ کرنے سے جو دریا و زمین اور ہوا مین بیشمار ہین نہایت تعجب آتا ہے یعنی باوجودیکہ یہ جانور بیقدر چھوٹے اور بیقدر ہوتے ہین مگر ایسے ایسے عجیب و غریب کام کرتے ہین کہ اُنکا بیان نہین ہو سکتا ان کیڑون پتنگون کے بدن مین دم لینے کے لیے ہڈی دار جانورون کی طرح پھیپھڑا اور گلپھڑا نہین ہوتا صرف چھوٹے دو سوراخ ہوتے ہین اُنکے وسیلہ سے وہ دم لیتے ہین ہر چند کہ کسی جانور کے دو آنکھون سے زیادہ نہین ہوتی ہین مگر انکی اتنی آنکھین ہوتی ہین کہ وہ

اُنکے وسیلہ سے بغیر سر ہلانے کے ایکبارگی سب طرف نظر کرسکتے ہین۔ مثلاً
مکڑی کی آٹھو آنکھین ہوتی ہین اُنمین سے دونو اسر کے اوپر دو آنکھون
کی جگہہ پر دو اُنسے اوپر اور اور دو سرے آنکھون کے نیچے ہوتی ہین۔ اُنکی
زبان بھی اگرچہ بہت چھوٹی ہوتی ہے مگر تو بھی ہاتھی کے سونڈ کے مانند اُسکا
ڈول ہوتا ہے۔ مچھر۔ کٹکی وغیرہ اسی زبان سے آدمی کے بدن مین سوراخ کر
اُسکا خون چوستے ہین اسی طرح پر شہد کی مکھی وغیرہ پھولون کا عرق پیتی ہین
خدانے اُنکے دونون بازو کسطرح کے باریک اور خوبصورت بنائے ہین اور
اِس باریکی پر بھی اگر تم خردبین کے وسیلے سے دیکھو تو اُن پرون پر کس کس طرح
کی باریک اور چمک دار ذرہ سی دیولیان جڑی ہوئی ہین کہ جو خالی
آنکھ سے ہرگز نہین دکھلائی دیتین۔ تیتری کے پر مین ایک ایک مربع
انچھ پر لاکھ لاکھ دیولیان شمار کی گئی ہین اور تماشا یہ ہے کہ انھین چھوٹے
پرون سے یہ جانور جلد اُڑتے ہین یہانتک کہ مکھی ایک گھنٹہ کے عرصہ مین
۳۰ میل تک اُڑسکتی ہے اِن کیڑون کے پیر چھ سے کم نہین ہوتے اور
کسی کے سو سے بھی زیادہ۔ شہد کی مکھیان جو چھتا بناتی ہین اُنمین خدا کی
حکمت دکھلائی دیتی ہے شہد والے چھتون مین تین طرح کی مکھیان ہوتی ہین
اول سب سے بڑی مکھی یعنی ملکہ ہوتی ہے۔ دوم ڈیڑھ ہزار نر جو کچھ کام نہین
کرتے۔ سوم بیس ہزار مکھیان جو نہ نر ہوتی ہین نہ مادہ اور وہ بالکل چھتے کا

کام بطور نگہبان کرتی ہین - ملکہ ایک سے زیادہ نہین ہوتی اگر کوئی بن بھی
جاتی ہے تو سب نگہبان اُسکو مار ڈالتی ہین اور بھادون اور کوار کے مہینے
مین جب انڈے دینے کا موسم ہو چکتا ہے تب وہ بیس ہزار کام کرنے والی
مکھیان سب ملکر دو ہزار بیکار مکھیون کو بھی مار ڈالتی ہین اسواسطے کہ موسم
سرما مین جو شہد جمع رہتا ہے اُسکو سوائے اُن محنتی مکھیون کے اور کوئی
مفت نہ چاٹ جاوے چھتے کا تمام کام محنتی مکھیان کرتی ہین وہی اُسکو
بناتین اور اُسکی اور ملکہ مکھی کی نگہبانی کرتین اور شہد جمع کرتین اور موم بناتین
اور بچون کی پرورش کرتی ہین چھتا رکھنے سے پہلے ایک قسم کے گوندسے
جو اُنکو پھولون مین ملتا ہے اُس جگہ کے تمام سوراخ اور درزین بند کرتی ہین
پھولون کا زیرہ کھاکر جو اُنکے پیٹ مین موم بنجاتا ہے اُس سے وہ اپنے
چھتے کو جسمین بہت سے خانے چھ گوشیہ نہایت خوبی اور درستی کے ساتھ بنے
رہتے ہین تیار کرتی ہین اُسمین چند خانے شہد سے بھرے رہتے ہین اور
چند انڈون سے اور وہی ایک رانی مکھی سب انڈون کو دیتی ہے اور
گرمی کے دنون مین شمار کرنے سے دریافت ہوا ہے کہ کچھ کم زیادہ چالیس
ہزار انڈے دیتی ہے انڈے کئی روز مین شکل گھن کے ہوجاتے ہین
پھر ایک ہفتہ مین اُنپر خول چڑھ جاتے ہین جب تک وہ شکل گھن کے
رہتے ہین تب تک اُنکو محنتی مکھیان چگ چگ کر کھلاتی ہین اور بعد خول

چڑھنے کے خانون مین موم سے بند کر دیتی ہین پندرہ روز کے عرصہ مین وہ
مکھی ہو کر اُن خانون کو توڑ پھوڑ کر باہر نکل آتی ہین پھر اُس چھتے کی
مکھیون کے ساتھ ملکر اُن مکھیون کا سا کام کرنے لگتی ہین جب چھتے مین نگہبان
زیادہ ہو جاتے ہین تب اُنہین سے بسبب لڑائی کے بہت سی مکھیان وہان سے
نکل کر دوسری جگہہ پر چھتا بنا لیتی ہین مگر اُنکے ہمراہ ایک سردار مکھی ضرور
رہتی ہے وہ جہان رہتی ہے اُس جگہہ یہ سب مکھیان چھتا بنانے کی تیاری
کرتی ہین ۔ کھانے مین شہد نہایت شیرین اور مزہ دار ہوتا ہے شملے کے
پہاڑی لوگ چھتے سے اِس حکمت سے شہد نکالتے ہین کہ ایک مکھی بھی نہین
مرنے پاتی ہے ۔ ترکیب یہ ہے کہ دیوار مین ایک دریچہ بناتے ہین اور
اُس دریچے کے باہر کی طرف ایک سوراخ کر دیتے ہین اور اندر کی طرف کو
کواڑ لگلے رکھتے ہین جب مکھیون کو رانی کے ہمراہ چھتا بنانے کے ارادے مین
پاتے ہین تب اُس رانی کو کسی حکمت سے اُس دریچے کے اندر چھوڑ دیتے ہین
اور باقی مکھیان اُسکی آواز سُن کر دریچے کے باہر کے سوراخ مین ہو کر وہان
جمع ہو جاتی ہین اور چھتا بناتی ہین اور ہمیشہ اُسی سوراخ کے رستے ہو کر آتی
جاتی ہین جب وہ شہد سے چھتا پُر کرتی ہین تب اُس کھڑکی کے کواڑ کو اندر
کی طرف سے کھول کر دھوان کرتے ہین یہانتک کہ وہ سب مکھیان اُس
باہر کے سوراخ کی راہ سے جس سے ہمیشہ آتی جاتی رہتی تھین باہر نکل

جاتی ہین پھر چھتے کے اندر سے شہد نکال کر اُس کھڑکی کے کواڑ بند کر دیتے ہین
بعد رفع ہونے دھوئین کے اُسی سوراخ کی راہ سے بھر مکھیان اندر چلی
آتی ہین اور پھر اُس چھتے کو شہد سے پُر کرتی ہین - ان کیڑے مکوڑون مین
ایک تعجب کی بات یہ پائی جاتی ہے کہ اکثر انکی صورتین مبدل ہو جاتی ہین
یعنی پہلے انڈے کی شکل رہ کر گھن کی شکل بنتے ہین بعد ازان لمبے کیڑے
ہو جاتے ہین پھر خون کے اندر بند ہو کر چند روز مین پر دیا ز و نکل کر جب
تینگے ہو جاتے ہین تب دے ہوا مین اڑنے لگتے ہین - ان حالتون کے
گذرنے مین چار چار برس بلکہ پانچ پانچ برس بھی گذر جاتے ہین اکثر
لوگون نے درختون کے تیون کی پشت پر سفید اور نرم اور باریک انڈے
دیکھکر لیے چند روز کے پھر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ انھین انڈون سے کیڑے
بن گئے جنکے سولہ پیر اور بارہ آنکھین اور منھ ہوتا ہے کچھ دنون مین جب
اُس کیڑے پر خول چڑھ جاتا ہے تب وہ کئی مہینے تک مردار کی طرح ایک جگہ
مین پڑا رہتا ہے پھر اُسکے اندر سے وہ کیڑا تتلی ہو کر نکلتا ہے اس تتلی کے
چھ پیر اور دو آنکھین ہوتی ہین اور دو بازو جو نہایت خوبصورت ہوتے ہین
امریکا مین بعض تتلی ایک ایک فٹ چوڑی ہوتی ہے قادر مطلق کی کیا شان
اور قدرت ہے کہ ایسے بدشکل کیڑے سے ایسی خوبصورت تتلی بنجاتی ہے
سردی کے موسم مین کیڑے وغیرہ کم ہوتے ہین ریشم جو ایسی قیمتی چیز ہے

اور ہم لوگون کی پوشاک نفیس اُس سے بنتی ہے کیڑون سے پیدا ہوتا ہے
جس طرح مکڑی اپنے رہنے کے واسطے جالا تنتی ہے اُسی طرح ریشم کا کیڑا
اپنا گھر ریشم سے بناتا ہے کیڑون کو مار کر اِس ریشم کو روئی کی طرح کات
اور بن کر طرح بطرح کے عمدہ ریشمی کپڑے بنا لیتے ہین مثلاً مخمل - اطلس
چیولی - دریائی - پتیامبر - کنار یا - گلبدن - مشروع - کمخواب - ملتانی -
کھیس وغیرہ -

شاگرد - آپ نے جاندار جانور چار طرح پر بیان کیے ہین مگر
ہر ایک کی کتنی قسمین ہین ؟

استاد - جانورون کی قسمون کا تفصیلاً بیان کرنا تو نہایت مشکل
ہے کیونکہ زمین اور پانی اور ہوا یہ تینون جاندارون سے پُر ہین اُنکو
کوئی جسقدر غور کر دیکھتا ہے اُسی قدر اُسکی عقل و فہم زیادہ ہوتی ہے
اور قدرت الٰہی معلوم ہوتی ہے اگرچہ زمین اور پانی اور ہوا مین بہت سی
چیزین ہین مگر اُنمین بہت سے جانور بھی رہتے ہین - مثلاً آدمی - چرند
پرند - مچھلیان - کیڑے - مکوڑے وغیرہ سب جانور دنیا مین اب تک
۱۲۵۰۰۰ قسم کے دریافت ہوے ہین اِن مین بعض تو ایسے چھوٹے
ہوتے ہین کہ بغیر خردبین کے فقط آنکھون سے ہرگز نہین دکھلائی دیتے
اور بعض ایسے بڑے ہوتے ہین جیسے ہاتھی اونٹ وغیرہ مگر قادر مطلق نے

سب چیزون کو ایسی درستی کے ساتھ بنایا ہے کہ جو باتین اِس دنیا مین
بڑی سے بڑی چیزون مین پاؤگے وہی باتین چھوٹی سے چھوٹی چیزون مین
بھی تمھین ملینگی جو اُسکی حکمت ہاتھی مین نظر آتی ہے وہی چیونٹی مین بھی
دکھلائی دیتی ہے ٭

بارھوان سبق
اعضا اور اُنکی طاقت کے بیان مین

شاگرد۔ آپ نے جانور کئی قسم کے بیان کیے مگر اُنکی تمیز مین
کچھ فرق بھی ہے یا یکسان ہین ٭

اُستاد۔ سب جانورون کے پانچ اعضا ہوتے ہین اور اُن پانچون
کی پانچ قوتین ہین۔ باصرہ۔ سامعہ۔ شامہ۔ ذائقہ۔ لامسہ۔ باصرہ کا عضو
آنکھ ہے اور وہ نہایت نازک ہوتی ہے چنانچہ کیڑون مکوڑون اور گرد و
غبار سے اُسکی حفاظت کے لیے اُسکے آگے خدا نے پلکین بطور پردے
کے لگادی ہین آنکھون کی تپلیون کے درمیان جو تارے کے مانند
چمکتا ہے اُسمین ہر ایک چیز کی تصویر دکھلائی دیتی ہے وہی تصویر ایک
رگ کے وسیلہ سے دماغ مین پہونچتی ہے اور اُسی سے انسان کو صورتون
کے دیکھنے کا خیال بندھتا ہے دفعتہً یہ خیال بخوبی سمجھ مین آنا نہایت دشوار
اور مشکل ہے کہ اِن آنکھون مین مختلف اشیا کے عکس سے دل کو کسطرح

خبر پہونچ جاتی ہے اور پھر کس طرح اُن چیزون کا خیال بندھ جاتا ہے لیکن
لڑکون کو جب اس علم مین بخوبی مہارت ہو جائیگی تب اِس خیال بندھنے
اور روشنی اور عکس پڑنے کی حقیقت کماحقہ خود بخود واضح ہو جائیگی ۔

سامعہ۔ کا عضو کان ہے آواز ہوا کے ذریعہ سے کان کے اندر پہونچتی ہے
اور اُس جھلی پر جس سے کان مثل ڈھول کے منڈھا ہوتا ہے لگتی ہے
اُسی سے دل کو آواز کی تمیز ہوتی ہے مگر سننے مین کوئی آواز پیاری اور میٹھی
اور کوئی ناگوار معلوم ہوتی ہے ۔

شامہ۔ کا عضو ناک ہے ناک کے اندر ایسی نازک رگین ہوتی ہین کہ
ہوا مین جسطرح کی بو ہوگی اُسمین سرایت کر جاویگی ۔

ذائقہ۔ کا عضو زبان ہے اُسکی رگین ایسی نازک ہین کہ فوراً اُنکو ہر ایک
چیز کا مزہ معلوم ہو جاتا ہے۔ ذائقے چھ طرح کے ہین۔ میٹھا۔ کھٹا۔ کھاری
کڑوا۔ تیکھا۔ کسیلا۔ جس مین کچھ بھی مزہ نہین ہوتا ہے اُسکو پھیکا اور بے مزہ
کہتے ہین۔ لامسہ کا عضو پوست ہے مگر خصوصاً یہ کام ہاتھ سے ہوتا ہے
ہاتھ کی اُنگلیون کے سرون مین ایسی نازک رگین ہین کہ اُنسے کسی چیز کو
چھوتے ہی فوراً دل کو اُس چیز کی سختی۔ نرمی۔ سردی۔ گرمی۔ اور ڈیل
ڈول سے آگاہی ہو جاتی ہے۔ اِن سب اعضا کو کام مین لانے سے اور
جو کچھ کہ ہم دیکھتے ہین اور سنتے ہین اُسکو یاد رکھنے سے تجربہ اور معلومات

ہوتی ہے اور پھر اُس سے ہم لوگ بخوبی اپنی حفاظت کرسکتے ہین دل تک
ہر ایک چیز کی خبر پہونچنے کے لیے خدا نے اِن سب اعضا کو بطور راستے کے
مقرر کیا ہے مثلاً ایک نمک کی ڈلی ہے اُسکو ہاتھ سے ٹٹولوگے تو صرف یہی
معلوم ہوگا کہ مثل کنکر کے کوئی چیز ہے اور جب آنکھون سے دیکھوگے تو اُسکا
رنگ اور چمک معلوم ہوگی اور زبان پر رکھنے سے اُسکا ذائقہ - اِسی طرح سے
بو اور آواز کی خبر ناک اور کان کی راہ سے ہوتی ہے جو کام جس عضو کا ہے
وہ اُسی کے ذریعہ سے بخوبی ہوتا ہے - اور جب تک ہر ایک عضو سے کام
نہ لیا جائے تب تک آدمی کی طبیعت ہرگز نہین بڑھتی جب تک لکھنے پڑھنے
مین اِن سب جوارح سے مدد نہ لی جائیگی تب تک جیسی چاہیے جلد استعداد
نہوگی یہی وجہ ہے کہ دانایان فرنگ چار چار پانچ پانچ کتابین مدرسون مین
پڑھاتے ہین کہ سب عضو کام مین رہین مبادا کوئی بے شغلی کی وجہ سے
بیکار نہو جائے اگر یہ اعضا نہوتے تو آدمی دنیا کی کیفیت سے بالکل
ناواقف اور بیخبر رہتا چند پرند ایسے ہین کہ وہ اعضاے انسانی رکھتے ہین
بلکہ بعض جانورون کے اعضا کی قوت بہ نسبت انسان کے تیز اور زیادہ
ہے مثلاً بلی سنتی زیادہ ہے جہان ذرا سی چوہے کی آواز پاتی ہے فوراً
اُسکو پکڑ لیتی ہے اسی طرح گیدڑ اور کُتے کو بو بہت جلد پہونچتی ہے وہ قوت
شامہ کے ذریعہ سے اپنا شکار تلاش کر لیتا ہے اور گدھ کی نظر دور تک پہونچتی ہے

اُڑتے ہوئے کوسون کے فاصلے سے پڑے ہوئے مُردون کو زمین پر دیکھ لیتا ہے گا۔ بیل گھوڑے اور سود کو زبان کی طاقت زیادہ ہوتی ہے۔
غرض خدا نے ہر ایک کو اپنی اپنی ضرورت کے موافق طاقت عطا کی ہے بے سبب اور بے مطلب ایسے کوئی چیز نہین بنائی عقل حیوانی سے بھی جانور ایسے ایسے کام کرتے ہین کہ جو انسان کو تعجب مین ڈالتے ہین دیکھو بعض جانور دشمن سے بچنے کے لیے کیسا مُردہ سا بن کر زمین پر دبک رہتا ہے اور بعض مچھلیان جہان پانی پایاب ہوتا ہے وہان کی مٹی اُچھال اُچھال کر پانی کو کیسا گندلا کر دیتی ہین جس مین اُنکے دشمن کو وہان کچھ دکھلائی نہ دیوے بعض چڑیان درخت کی ڈالیون اور پہاڑ کی دراڑون اور مکان کی دیوارون مین گھاس لکڑی مٹی کپاس اور پتون سے کس حکمت کے ساتھ اپنا گھونسلا بناتی ہین کہ جسمین بچے بھی آرام سے رہین اور دشمن سے بھی امن رہے اور مکھی کس خوبی کے ساتھ شہد بناتی ہے اور مکڑی کیسا باریک جالا اپنے پیٹ سے نکال کر تنتی ہے طوطا اور مینا اور کاکاتوا کیسا آدمی کی طرح بولیان بولتا ہے اور بندر سکھلانے سے کیسے کیسے کھیل اور تماشے کرنے لگتا ہے کتا اپنے مالک کو کیسا پہچانتا ہے اور بعض جانور پہلے ہی موسم آیندہ کی شدت سے محفوظ رہنے کی تدبیر کر لیتے ہین۔ ہمالیہ پہاڑ کے سرد ملکون مین جب

سردی کی وجہ سے پالا پڑتا اور پانی جمنے لگتا ہے اور سردی زیادہ پڑتی ہو
اِس سے پہلے ہی وہان کی اکثر اقسام کی مرغابیان اپنا اپنا ملک چھوڑ کر
اور ملک کی ندیون اور جھیلون مین سکونت کے لیے دہلی اور آگرے تک
چلی آتی ہین اور جب اُس ملک مین گرمی کا موسم شروع ہونے پر آتا ہے تب
اپنے ملک کو پھر چلی جاتی ہین اِسی طرح سے انگلستان کی بہت سی چڑیان
موسم سرما مین ملک مصر مین جو بہ نسبت انگلستان کے گرم ہے چلی آتی ہین
اور قطبین کے ملکون مین جہان انگلستان سے زیادہ جاڑا پڑتا ہے اور
بالکل پانی بلکہ سمندر بھی جم جاتا ہے انگلستان مین چلی آتی ہین - ایک ملک
سے غیر ملک مین جانے والی چڑیان اکثر جمع ہو کر باہم گروہ باندھکر چلتی ہین
اور وہ ایک دن کے عرصہ مین دُو دُو سو تین تین سو کوس زمین طے کر جاتی
ہین - جو چڑیان رات کو کھاتی پیتی ہین وہ رات ہی کو چلتی پھرتی بھی ہین
اور دن کی چلنے والی دن مین - خدا نے ہر ملک کی سردی اور گرمی کے
موافق وہان کے جانورون کے بدنون پر پوست اور بال بنائے ہین
ظاہر ہے کہ گرم ملک کی گایون کے چھوٹے چھوٹے بال ہوتے ہین اور
سرد ملک کی سُرا گایون کے بڑے بڑے بال - اِسی قیاس پر گرم ملک کی
بھیڑی بکریون پر کم اُون ہوتا ہے اور سرد ملک والیون پر بہت سا بھی
بلند قد ہوتا ہے اِسواسطے اُسکو زمین پر سے چارہ چرنے اور پانی پینے

کے لیے سونڈ عطا کی ہے اسی طرح اونٹ کی گردن لمبی - اگرچہ چند پرندون
کے ہاتھ نہین ہوتے مگر انکی مطلب برآری کے لیے دُم دی ہے اور گوشت خور
جانورون کے تیز دانت - بعض جانور ہفتون کے ہفتے اور مہینون سکے مہینے
سوتے ہین کہ اِسکے سبب سے اُنکو سردی اور گرمی کی تکلیف نہین معلوم
ہوتی اور بھوکھ پیاس کی تکلیف بھی نہین اُٹھاتے ہین ۔

تیرھوان سبق

بولیون کے بیان مین

شاگرد - آپ عنایت کرکے کچھ حال زبان اور تقریر کا
بیان فرمائیے ۔

اُستاد - آدمی کا دلی حال اکثر اُسکے آواز دینے سے معلوم
ہوتا ہے اور اُسی آواز کو زبان کہتے ہین اگرچہ جانور بھی بولتے ہین مگر
اُنکو اسقدر طاقت نہین کہ اپنے دل مین کچھ منصوبہ اور مشورہ کرکے ایک
دوسرے کو سمجھا سکین مگر اکثر جانور اپنی بولی کے تفاوت اور نرم اور
گرم آواز سے اپنا رنج و آرام اور غصہ و طاقت ظاہر کرسکتے ہین طوطا مینا
کاکاتوا وغیرہ جانور انسان کی تعلیم سے فقرے فقرے بولتے ہین مگر اُنکے
معنے بالکل نہین سمجھتے وہ آدمی کی زبان اسطرح بولتے ہین جس طرح
کوئی آدمی جانورون کی بولی بولتا ہے - جانور اپنے دل مین منصوبے

نہیں باندھ سکتے اور اپنے دلی حالات باہم لوگ آپس ایک دوسرے کو آگاہ نہیں کر سکتے اسی واسطے وہ آدمی کے قابو میں رہتے ہین اسی زبان کی طاقت کی بدولت ہم لوگ ایک دوسرے کے دل کا حال باخود یا دریافت کر سکتے ہین اور جو لوگ صاحب علم اور دانشور ہوتے ہین آنسے لڑکے اور لڑکیان اور ناداں تعلیم اور نصیحت پاتے ہین - تقریر ایسی صاف کرنی چاہیے کہ سامع بخوبی سمجھ جاوے انسان جسقدر شیرین اور ملائم گفتگو کرتا ہے اسی قدر اُس سے لوگ زیادہ اُلفت اور محبت رکھتے ہین اور جتنا سچ بولتا ہے اسی قدر سب کے نزدیک معتبر ٹھہرتا ہے پس لڑکون کو چاہیے کہ جھوٹی اور کڑوی بات ہرگز نہ کہین - ہر ایک ملک کے آدمی جُدی جُدی زبان مین بولتے ہین ایک کی زبان دوسرے سے مطابقت نہین رکھتی مثلاً فارس کے لوگ فارسی بولتے ہین عرب کے عربی انگلستان کے انگریزی چین کے چینی فرانس کے فرانسیسی یونان کے یونانی غرض جتنے ملک ہین آتنی ہی زبانین ہین بلکہ بعض جا ضلع ضلع کے درمیان جداگانہ زبان بولی جاتی ہے مثلاً ملک ہندوستان مین پہاڑی - کناوری - کشمیری - پنجابی - نیپالی - گجراتی - مرہٹی - تلنگی - کرناٹکی - دراوڑی - تاملی - میتھلی - بنگالی - دیسوالی - سندھی - اُڑیا وغیرہ اپنے اپنے ضلعون کے درمیان رائج ہے بیچ یعنی شہر اکے قریب جو زبان بولی جاتی ہے

اُسکو برج بھاکھا کہتے ہین برج بھاکھا زبان ہمارے ملک مین مقدم اور
سب سے زیادہ مشہور ہے جس زبان مین یہ کتاب ہے اور جسمین کچہریون
کے سب کاغذات لکھے پڑھے جاتے ہین اُسکو اُردو یعنی لشکر کی زبان
کہتے ہین شاہجہان کے عہد مین اِس زبان نے رواج پایا یعنی جس وقت
دہلی کے بازار مین ترک مغل پٹھان وغیرہ ہندوون کے ساتھ سود اسلف
اور خرید و فروخت اور بات چیت کرنے لگے تو اُنکی فارسی ترکی وغیرہ
زبانین برج بھاکھا کے ساتھ مل گئین اور اُسکا نام اُردو مقرر ہوا ٭

چودھوان سبق
تحریر اور چھاپنے کے بیان مین

شاگرد - کیون جناب بولنے کے سوا دوسرے کے سمجھانے
کے لیے اور بھی کوئی صورت ہے ٭

اُستاد - ہان تحریر ہے یہ وہ فن ہے کہ اِسکے وسیلے سے آدمی
جو گفتگو منہ سے کرتا ہے اُسے وہ نشانیون کے ذریعہ سے دوسرے آدمی
کو تبلا سکتا ہے انھین نشانیون کو حرف کہتے ہین ہر ایک آواز کے واسطے
جو منہ سے نکلتی ہے ایک نشانی یعنی حرف مقرر ہے وہ حرف روشنائی
یا شنگرف وغیرہ سے کاغذ پر لکھے جاتے ہین جب تک لوگون کو کاغذ
بنانا معلوم نہ تھا اُسوقت تک حیوانات کے پوست اور درختون کی چھال

اور پتون پر لکھتے تھے ہندوستان مین اب بھی بھوج پتر اور تاڑ کے پتون پر
تعویذ اور پاٹھ وغیرہ لکھتے ہین جیسے سب ملکون کی زبانین مختلف ہین
ویسے ہی وہان کے حروف بھی علیحدہ علیحدہ صورت کے مروج
ہین جن حرفون مین یہ کتاب مندرج ہے اسکا نام فارسی ہے اس لکھنے
کی بدولت ہم لوگ اپنے دوستون سے ہزارون کوس کے فاصلے پر
بیٹھے ہوے اپنا مافی الضمیر ظاہر کر سکتے ہین اور جن لوگون کو شربت مرگ
چکھے ہوے سیکڑون اور ہزارون برس گذر گئے اُنکے دلی خیال بھی معلوم
کر سکتے ہین کسی کا لکھا ہوا پڑھنا گویا اُس سے گفتگو کرنا ہے جب ہم کوئی
کتاب پڑھتے ہین تو گویا اُسکے مصنف سے باتین کرتے ہین جسقدر انسان
مسن ہوتا ہے اُسی قدر تجربات حاصل کرتا ہے اور جتنے تجربات حاصل
کرتا ہے اُتنا ہی عقلمند ہوتا ہے اسی واسطے دیرینہ آدمی معزز ہوتا ہے
مگر جو لوگ کتاب دیکھکر قدیمی زمانے کا حال دریافت کر لیتے ہین وہ تو
گویا ہزارون برس کا تجربہ حاصل کر لیتے ہین اور اسی باعث سے جو انسان
پڑھا لکھا ہوتا ہے اُسکی عقل ہزارون برس والے کے برابر ہو جاتی ہے
پنسل سے بھی کاغذ پر لکھتے ہین مگر اُسکا حرف ربڑ سے جو ایک قسم کے درخت کا گوند
ہے کاغذ سے صاف جاتا رہتا ہے لڑکون کو مدرسے مین سلیٹ اور دھرپٹ
اور تختون پر لکھنا سکھلاتے ہین +

شاگرد - تحریر دستی کے سوائے لکھنے کی اور بھی کوئی وضع ہے یا نہین ؟

استاد - تحریر دستی کے سوائے لکھنے کی دوسری وضع چھاپا ہے اگلے زمانے مین ہاتھ سے لکھے جانے کے باعث کتابین بہت گران بکتی تھین کیونکہ اُنکے تیار کرنے مین بہت محنت پڑتی تھی اب جب سے ۱۴۳۸ء یعنی سمت ۱۴۹۴ مین ایلمان کے ملک مین ایک شخص جان کٹن نامی نے چھاپنے کی حکمت نکالی تب سے اسکی بدولت علوم اور فنون کی کتابین ارزان ملنے لگین یہ کتابین چھاپنے کی کل مین سیسے کے حرفون کے وسیلے سے چھاپی جاتی ہین اوائل مین یہ کلین آدمی کے ہاتھ کے زور سے گھومتی تھین لیکن دو چولا کہین کہین دھوئین کے زور سے بھی گھومتی ہین انگلستان مین ٹائمز نام ایک نہایت مشہور اخبار ہے اِسکی کل چھاپنے کی دھوئین سے چلتی ہے اُس کل سے ایک دن مین ۳۶۰۰۰ پرچے چھپ جاتے ہین اگر کوئی ہاتھ سے لکھا چاہے تو شاید تمام عمر مین بھی نہ لکھ سکے سوائے اِسکے چند روز سے ایک قسم کے پتھر پر چھپنا شروع ہوا ہے ہر طرح کے اخبار جنمین سیکڑون طرح کی علمی باتین اور ملکون کے نئے نئے احوال جنکے دریافت سے عقل زیادہ ہوتی ہے چھاپے جاتے ہین صرف اِسی چھاپے کی بدولت یہ اخبار ہم لوگون کی نظر پڑتے ہین ورنہ ایسے ایسے لمبے چوڑے کاغذات ہاتھ سے کیونکر لکھے جاتے ۔

پندرھوان سبق

جائداد اور محنت کے بیان مین

شاگرد - آدمی دنیا مین جائداد اور ملکیت کو کس ذریعہ سے پیدا کرتا ہے اور جائداد اور مرتبہ کسکو کہتے ہین ؟

استاد - یہ سب چیزین جو ہم اس دنیا مین دیکھتے ہین انمین ایسی بہت کم ہین کہ جو کسی کی جائداد اور ملکیت نہون اور وہ سب محنت سے پیدا ہوتی ہین بغیر محنت کے کچھ بھی ہاتھ نہین آتا اگر انسان محنت نہ کرے تو یہ مکان اور باغ اور کھیت اور روٹی اور کپڑے اور کتابین وغیرہ سب آرام کی چیزین کیونکر تیار اور موجود ہون - جو آدمی کوئی چیز اپنی محنت سے پیدا کرتا ہے یا کوئی اسکو دیتا ہے وہ اسکی جائداد ہوتی ہے اکثر لڑکون کو اپنے باپ دادے کی پیدا کی ہوئی چیزین بھی مل جاتی ہین لڑکون کو اس امید پر کاہل اور نادان ہونا نہ چاہیے بلکہ ہمیشہ اپنے ہاتھ پانون کی محنت سے ہر ایک چیز پیدا کرنی چاہیے انسان کو مناسب ہے کہ دوسرے کی چیز برخلاف اسکی مرضی کے خواہ براہ دزدی خواہ براہ زبردستی کبھی نہ لیوے نہین تو اس چیز کا مالک مجسٹریٹ کے پاس جاکر نالش کریگا اور مجسٹریٹ کے یہان سے اس چیز کے لینے والے کو سخت سزا ملیگی اور یہ بات عدل اور انصاف کی ہے کہ کوئی شخص کسی کی چیز اسکی مرضی کے برخلاف نہ لیوے - اور جب آدمی نے

یہ ارادہ کیا کہ جب چاہونگا تب دوسرے کی پیدا کی ہوئی چیزین لے لونگا
تو پھر کسواسطے وہ کسی چیز کے پیدا کرنے مین محنت اور کوشش کریگا - اگر لڑکون
کو کبھی کسی کی بھول ہوئی یا کھوئی ہوئی چیز ملجاوے تو اُسکے مالک کو حوالہ
کردین کیونکہ اُسکے رکھنے سے چور ٹھہرینگے اور جب ہم چوری نہین کر سکتے
تو بیگانی چیز پر دل چلانا یا اُسکے واسطے طمع کرنا محض بیجا اور نادرست ہے
خدا نے بہت سی چیزین ایسی بھی پیدا کی ہین کہ اُنمین سبکا حق برابر ہے
مثلاً آسمان کی ہوا سورج کی دھوپ دریا کا پانی زمین کی مٹی وغیرہ مگر اُنکے
سوا جو کچھ درکار ہوگا وہ ہم لوگون کو اپنی محنت سے پیدا کرنا پڑیگا -
کھانا پہننا اور رہنا سب بات کا آرام حاصل کرنے کے واسطے آدمی محنت
کرتے روپیہ پیدا کرتے ہین اگر آدمی محنت نہ کرے تو چند روز مین تمام غلہ
اور کپڑا جو موجود ہے خرچ ہو جاوے اور سب لوگ ننگے بھوکے مرنے لگین
بچون سے محنت نہین ہو سکتی اسواسطے اُنکے ماں باپ اُنکی پرورش
کرتے ہین لیکن جوانی مین انسان کو آپ محنت کرنی چاہیے ماں باپ کو
اپنے کھانے پہننے کے واسطے ہرگز تکلیف نہ دیوین دنیا مین ایک ہی روزگار
نہین ہے انسان جس روزگار کو سمجھے کہ مجھسے ہو سکیگا اُسکو محنت سے
کرنے لگے جسطرح کسان کھیتی کرتا ہے - لوہار لوہے کا کام کرتا ہے رنگریز
کپڑے رنگتا ہے - بنیا غلے کی دوکان رکھتا ہے - جلد بند کتابون کی جلد

باندھتا ہے۔ غرض اِسی طرح رنگساز۔ شیشہ گر۔ ملمع ساز۔ مصور۔ کاغذی۔ عطار۔ حکیم ہر ایک اپنے اپنے کام مین محنت کرتے ہین۔ روزگار چار قسم کا ہے کاشتکاری۔ سوداگری۔ کاریگری۔ نوکری۔ ہر شخص اپنی لیاقت اور مقدور کے موافق روزگار کرتا ہے کاشتکار کھیتی کرکے غلہ اور کپاس اور چینی اور افیون وغیرہ جنس پیدا کرتے ہین سوداگر تجارت اور سوداگری کرتے ہین اور تجارت کے واسطے دور دور سے مال لاتے اور لیجاتے ہین کاریگر طرح بطرح کی چیزین بناتے ہین اور نوکر ہر طرح کی خدمت کرتے ہین جو آدمی روزگار نہ کریگا اُسکو کھانا کپڑا وغیرہ بھی ملنا مشکل ہے۔ جو کوئی روزگار سے نفع اُٹھا کر بہت روپیہ جمع کرتا ہے اُسکو بڑا آدمی اور تونگر کہتے ہین اور جو روزگار مین نقصان ہو جانے یا آمدنی سے زیادہ خرچ رکھنے کے سبب اپنا روپیہ کھو دیتے ہین وے محتاج اور کنگال ہو جاتے ہین اور جو لوگ بے شرم اور بے غیرت ہوتے ہین وے بازار مین گداگری کیا کرتے ہین ❊

انسان کو محنت و مشقت مین البتہ چالاکی کرنی چاہیے مگر اعتدال کے ساتھ یعنی اسقدر محنت نہ کرے جس سے بیمار ہو جائے آدمی دس گھنٹے اچھی طرح سے محنت کر سکتا ہے اِسمین ایک آدھ گھنٹہ کھانے پینے کے واسطے البتہ فرصت ضرور ہے کھانا جلدی کے ساتھ نہ کھانا چاہیے اور

بعد کھانے کے تھوڑی سی استراحت نہایت ضرور ہے مگر یہ نہیں چاہیے
کہ پانون پھیلا کر سو رہین اور کچھ نہ کرین۔ ایسی چیز ہرگز نہ کھائے جو بیماری
پیدا کرے تفریح کے واسطے ہوا کھانے کو باہر جانا یا کتابون کی سیر کرنا یا
اپنے دوستون کے ساتھ عقلمندی اور کام کی باتین کرنا نہایت بہتر ہے جو لوگ
قمار بازی اور اسطرح کے واہیات کامون مین اپنے بیش قیمت زمانے کو
برباد کرتے ہین وہ لوگ نہایت بیوقوف اور بُرے آدمی ہین سوا اسکے
تندرستی کے واسطے انسان کو اپنا بدن اور مکان خوب صاف ستھرا رکھنا
چاہیے کشادہ اور روشن اور ہوادار مکان مین رہنے سے تندرستی متصور ہے

سولھوان سبق

انتظام بادشاہت کے بیان مین

راج اور سلطنت کا انتظام کئی طرح کا ہوتا ہے کہین راجہ اور بادشاہ
کو بالکل اختیار ہوتا ہے جسطرح آگے ہندوستان مین تھا اور اب بھی تمام
ایشیائی ملکون مین ہے ایسے راج اور بادشاہت مین جب کبھی راجہ اور بادشاہ
بے عقل اور بدنیت ہوتا ہے تو ملک یکبارگی ویران اور برباد ہو جاتا ہے
کہین بادشاہ کو قانون بنانے مین مدد دینے کے واسطے اور ناجائز کامون
کے کرنے سے باز رکھنے کے لیے رعایا اپنی طرف سے کچھ آدمی مقرر کر دیتی ہے
مثلاً انگلستان مین اُن لوگون کی عدالت کو پارلیمینٹ کہتے ہین کسی ملک

مین راجہ اور بادشاہ نام کو بھی نہین ہوتا رعیت خود اپنی طرف سے پنچایت
مقرر کر بادشاہت کا کام انجام دیتی ہے مثلاً ممالک متحدہ امریکا مین یہی طرز
سلطنت کا جاری ہے ہر ایک بادشاہ کا علیحدہ علیحدہ نشان ہوتا ہے اپنے اپنے
نشانون سے قلعے جہاز اور سپاہی پہچانے جاتے ہین - خیر خواہون کو سرکار سے
درجے اور خطاب ملتے ہین مثلاً اور انگلستان مین - ڈیوک - مارکویس -
وایکونٹ - ارل - بیارن - لارڈ - سر - نائٹ وغیرہ خطاب ملتے ہین ہندوستان
مین - مہاراجہ - راجہ - راجہ راجگان - لوکیندر - سریندر - مہیندر - رانا -
راول - راو - راے - کنور - شاہ - مرزا - نواب - خان - بہادر وغیرہ لیکن
جہان جنگلی آدمی بستے ہین وہان بادشاہت کا کچھ انتظام نہین رہتا مثلاً
ہندوستان مین بھیل - گونڈ - چوار وغیرہ اور عرب مین بدوی اور تاتار مین
گرد وغیرہ ہین انہین کچھ بھی بندوبست نہین رہتا اور زندگی کے آرام کا
اسباب بالکل میسر نہین آتا وہ لوگ صرف شکار یا میوے سے اپنا پیٹ
بھر کر جیتے ہین +

شاگرد - دل کی حالتین کونسی نیک اور کونسی بد ہین +

اُستاد - انسان کو چاہیے کہ غصہ - حسد - کینہ - بغض - ظلم -
دغا - فریب - طمع - جھوٹھ - غرور - چغلی وغیرہ بری باتون کو کبھی اپنے دل مین
جگہ نہ دیوے - راست گوئی - سخاوت - رحم - عیب پوشی - عفو - انصاف

عاجزی - موافقت - احسان - مروت وغیرہ خوبیون کو اختیار کرے جو کام
کرے اُسکو بخوبی سمجھ بوجھ اور سوچ بچار اور غور و خیال کر کے کرے تاکہ
کام بن پڑنے سے جو صدمہ دل کو پہونچتا ہے اُس سے بچا رہے ٭

سترھوان سبق

نباتات کے بیان مین

شاگرد - آپ کی زبان شریف سے حیوانات کا تفصیل وار بیان
مین نے سنا مگر نباتات کی بھی کچھ کیفیت سنا چاہتا ہون ٭

اُستاد - پیڑ - بوٹی - گھاس - کائی وغیرہ نباتات کہلاتے ہین
اور وہ بھی جاندار ہوتے ہین کیونکہ شل اور جانداروں کے اندھیرے -
اُجالے - سردی - گرمی کا اثر اُنپر بھی ہوتا ہے مگر حیوانات اور نباتات
مین یہ بڑا فرق ہے کہ حیوانات تو چلتے پھرتے ہین پر نباتات جہان اُگ گئے ہین
وہین کھڑے رہتے ہین درختون کی چھال جو اوپر رہتی ہے سخت اور
روکھی ہوتی ہے کیونکہ اس سے اُنکے بدن کی حفاظت رہتی ہے اُس
چھال کے اندر دوسری چھال نرم ہوتی ہے جسکے اندر نرم لکڑی رہتی ہے
پھر اُس نرم لکڑی کے اندر سخت لکڑی ہوتی ہے جو کل درخت کا بوجھ سنبھالتی
ہے - بعض درختون مین اُسی سخت لکڑی کے اندر بھی ایک دوسری چیز
بہت نرم رہتی ہے جسکو گودا کہتے ہین درختون کے تنے دیکھنے سے بھی

ایک تعجب ہوتا ہے۔ انہیں نسین اسی ڈول سے نظر آتی ہین جیسے انسان کے
بدن مین پھیل رہی ہین اور انسان جس طرح پھیپھڑے سے سانس لیتا ہے
اسی طرح درخت پتون کی راہ دم لیتے ہین اگر کوئی درخت ایسی جگہ مین رکھا جائے
جہان اسکو دم لینے کے لیے ہوا نہ پہونچ سکے تو جیسے آدمی گھٹ کر مرجاتا ہے
اسی طرح وہ بھی سوکھ جاتا ہے درختون کی جو جڑ زمین کے اندر رہتی ہے وہ
گویا اُن کا منھ ہے وہی سورج کی گرمی پاکر زمین سے پانی کھینچتی ہے جو عرق
ہوکر ریشون کی راہ تمام پیڑ مین ڈال اور پات پات پھیل جاتا ہے
جیسے انسان کے بدن مین رگون کی راہ خون پھیلتا ہے اِس سے ڈال
اور پتے سرسبز رہتے ہین اور موسم سرما مین وہ عرق اوپر نہین چڑھ سکتا
اسی واسطے موسم خزان مین درختون کے پتے خشک ہوکر گر پڑتے ہین اور
بہار کے موسم مین سورج کی گرمی سے عرق کے عروج کے سبب پھر تازہ
کونپلین پھوٹتی ہین بعضے درخت ایسے ہین کہ اُنہین سردی اثر نہین کرتی
اور ہمیشہ سرسبز رہتے ہین مثلاً سدا بہار۔ اکثر درخت بیج سے پیدا
ہوتے ہین اور بہت سے درختون کی جڑ اور قلم لگائی جاتی ہے جیسے چھوہارے
اور شفتالو اور بعض درختون کے بیج ایسے باریک اور ہلکے ہوتے ہین کہ جب
خشک ہوکر زمین پر گرتے ہین ہوا اُنکو دور دور اُڑا لیجاتی ہے جب بیج زمین
مین بویا جاتا ہے تب اُسکی ایک طرف سے جڑ اور دوسری طرف سے پتے

نکلتے ہین اور اسی کو کلا پھوٹنا کہتے ہین کیا قدرت الٰہی ہے کہ بیج خواہ جس
رخ ہو کر زمین مین پڑے۔ پتے ہمیشہ اوپر اور جڑ نیچے کی طرف ہو جاینگی اگر وہ
بیج اسی طرح زمین پر پڑے گا کہ اوپر جڑ نیچے پتے ہوئین تو بھی جڑ جھک کر نیچے
چلی جایگی اور پتے اٹھکر اوپر چلے آئینگے اگر یہ بات نہ ہوتی تو ہر ایک بیج کا
رخ دیکھکر کوئی کہانتک زمین مین بو سکتا اور پھر کاشتکاری بھی کیونکر ہوتی
بعض درختون کا پھل گودا دار ہوتا ہے۔ مثلاً سیب۔ ناشپاتی وغیرہ جنکا
گودا اکثر لوگ کھاتے ہین بعض پھلون کے اندر بیج نکلتے ہین مثلاً شر وغیرہ
جنکا بیج ہی اکثر کھانے مین آتا ہے بعض پھلون کی گٹھلیان نہایت سخت
اور وزنی ہوتی ہین مثلا بیر اکثر درختون کے پھل نہایت مزہ دار ہوتے ہین
جیسے آم کیلے وغیرہ۔ بعض پھول اسقدر چھوٹے ہوتے ہین کہ خالی آنکھ سے
ہرگز نہین دکھلائی دیتے نہایت تعجب کی بات پھولون مین یہ ہے کہ آنہین سے
اکثر مقرر وقت مین بند ہو کر کلی کی صورت بنجاتے ہین پھر وقت معین مین
کھل کر پھول ہو جاتے ہین جیسے کنول کا کھلنا صبح کو اور بند ہو جانا شام کو
اور کمودنی کا کھلنا شام کو اور بند ہو جانا صبح کو مشہور ہے شاعر لوگ ان پھولون سے
چاند سورج کو تشبیہ دیتے ہین سردی اور گرمی کی کمی اور بیشی کے سبب پھل
پھول ہر ایک موسم مین جدی جدی قسم کے ہوتے ہین درخت اور
پیڑ اُسے کہتے ہین جنکی جڑ سے ایک ہی کلا نکلتا ہے اور کچھ دور اونچا جاکر

آسمین سے شاخین نکلتی ہین مثلاً املی وغیرہ۔ جھاڑ وہ ہے جسکی جڑ سے صدہا ڈالیان پھوٹتی ہین اُسکا درخت چھوٹا رہتا ہے مثلاً جھڑ بیری۔ بیل اُسے کہتے ہین جو رسّی کی طرح بڑھی چلی جاوے اور دوسری چیز کے بغیر کھڑی نہین ہوسکتی مثلاً کدو۔ کھیرا۔ ترئی وغیرہ اور گھاس وہ ہے جسکی زمین سے لمبی لمبی پتیان نکلتی ہین مثلاً دوب۔ سوار۔ بانس۔ گنّا وغیرہ۔ یہ بھی دریافت ہوا ہے کہ دنیا مین گھاس دو لاکھ قسم کی ہے اُسمین سے گائے بیل تین سو طرح کی گھوڑا دو سو ساٹھ طرح کی اور سور سب مین سے بہتر طرح کی چرتا ہی کپاس ہندوستان مین افراط سے پیدا ہوتی ہے جسکے پھل کے اندر سے روئی نکلتی ہے اُسکو صاف کرکے دھنتے اور کاتتے ہین تب اُسکے کپڑے بنے جاتے ہین۔ اوکھ کے رس سے راب۔ گڑ۔ کھانڈ۔ چینی نبات۔ مصری۔ قند وغیرہ مٹھائیان تیار ہوتی ہین۔ سن کا بھی درخت ہوتا ہے اِس سے رسی وغیرہ بناتے ہین۔ یہ بھی معلوم رکھنا چاہیے کہ بول چال مین گھاس اُسے کہتے ہین جو زمین پر خود بخود اُگتی ہے اور جسکو گائے بھینس اور گھوڑے کھاتے ہین۔ اِسمین بھی عجیب ایک خاصیت یہ ہے کہ جسقدر وہ چرائی اور کاٹی جاتی ہے اُسی قدر زیادہ بڑھتی ہے، جہان پتھرون پر گھاس اور درخت جمنے کے لائق مٹی نہین ہوتی وہان پہلے پانی کے آنے سے کائی جمنی شروع ہوتی ہے پھر وہی کائی جم کر اور سوکھ کر

مٹی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سے اُن پہاڑون پر اتنی مٹی بڑھ جاتی ہے
کہ اگر وہان کوئی بیج کسی طرح پہونچ جاتا ہے تو اُسکا پیڑ جم جاتا ہے۔ غرض
خالق نے دنیا مین کوئی چیز بیفائدہ نہین پیدا کی سوار جیسے ندی تالاب
مین ہوتی ہے ویسے ہی سمندر مین بھی نہایت کثرت سے ہوتی ہے جو
دریائی جانورون کے کھانے کے کام مین آتی ہے سمندر کی سوار سے
ایک دو گھُمگسی کی جسے انگریزی مین الوزن کہتے ہین بہت عمدہ تیار
ہوتی ہے اور سوار ولایتی صابون اور شیشہ بنانے کے کام بھی آتی ہے
اور درختون سے بھی انسان کا کیسا کام نکلتا ہے کہ کسی کے پھل کھانے
مین آتے۔ کسی کے پتے وغیرہ کام مین آتے ہین۔ جب درخت موٹے
اور لمبے ہو جاتے ہین تب اُنکو چیر کر اُنسے تختے اور کڑیان بنا لیتے ہین۔
جیسے مکان۔ گاڑی۔ چھکڑے۔ کشتیان۔ جہاز۔ میز۔ کرسی۔ پل۔ تخت
صندوق وغیرہ بہت سی چیزین طیار ہوتی ہین۔ اِس ملک مین تو شیشم
کے برابر کوئی عمدہ لکڑی نہین ہوتی لیکن اُتر کے پہاڑون مین چیر۔
کرو۔ کابل۔ انیرو۔ دیودار۔ شیشم۔ شمشاد۔ اخروٹ وغیرہ کی لکڑی
بہت کام آتی ہے اور مضبوط ہوتی ہے جس جگہ بہت سے درخت خود بخود
پیدا ہوتے ہین اُسے جنگل کہتے ہین۔ جس جگہ۔ سیب ناسپاتی۔ بہی۔
امرود۔ نارنگی۔ کیلے۔ سنگرے۔ لیمو۔ آم وغیرہ شفتالو۔ لیچی۔ کھوٹ

انار - الوچہ - آلو بخارا - کھرنی - فالسہ - جامن - چکوترہ - بیر - کٹھل - بڑہل آملا - کیتھا - بیل - کمرکہ - کھجور - ناریل وغیرہ میوے کے درخت ہوتے ہین وہ باغ کہلاتا ہے - پوست سے درختون کی نہایت حفاظت رہتی ہے اسلیے درختون کی چھال کو کچھ نقصان اور مضرت نہ پہونچانا چاہیے - پوست کے خراب ہونے سے درخت سوکھ جاتا ہے ۔

اٹھارہوان سبق

جمادات کے بیان مین

شاگرد - آپ نے حیوانات اور نباتات کا بیان کیا - اب کچھ جمادات کا حال بیان فرمائیے -

اُستاد - حیوانات اور نباتات دونون سے جمادات مختلف ہے کیونکہ حیوانات اور نباتات چھوٹے چھوٹے پیدا ہوتے ہین پھر درجہ بدرجہ بڑھکر اپنی عمر تمام کرکے زائل ہوجاتے ہین اور سردی گرمی کی تاثیر سے ہر ایک ملک مین ہر ایک قسم کے ہوتے ہین - جمادات بالکل بیجان ہین اِن مین گھٹنے بڑھنے کی خاصیت نہین ہوتی یعنی ہمیشہ یکسان رہتے ہین پتھر - لوہا - کھریا - کوئلہ - نمک وغیرہ اِسی قسم سے ہین اور جسے لوگ مٹی کہتے ہین وہ درختون اور جانورون کے بدن سڑگل اور خشک ہوکر ہوتی ہے اور ہوتی جاتی ہے - خدا نے زمین کو اِس ترکیب کے ساتھ بنایا کہ طرح طرح کی

دھاتون کی پرت پیاز کی چھلکے کے مثل تلے اوپر جمائی ہین جس جگہ سے
دھات نکلتی ہے اُس جگہ کو کھان کہتے ہین چاندی - سونا - لوہا - تانبا - رانگا
جست وغیرہ دھات کھان سے نکلتے ہین - دھات مٹی اور پتھر سے ملے ہوے نکلتے ہین
جب اُسکو صاف کرکے آگ مین گلاتے ہین تب خالص اور اصل رہجاتے ہین
زمین سے بعض دھات پتھرون کی چوٹ کھا سکتے ہین اور چند ایسے ہین کہ
وہ ہرگز متحمل اُس ضرب کے نہین ہوسکتے جو کبھی وہ ذری سی چوٹ کھاجاوین
فوراً ریزہ ریزہ ہوجاوین دھاتون مین سونا سب سے زیادہ قیمتی اور وزنی
ہوتا ہے اُس سے بہت سے زیور - کڑے - کنگن - موہن مالا - پچلڑی -
چمپاکلی - ہار - بالی - جھمکے - زنجیر - بازوبند وغیرہ بنتے ہین اور اُسکے تار سے
کلابتون تیار ہوتا ہے اُس سے بہت باریک ورق بن سکتے ہین ایک وزن
ڈھائی روپیہ بھر سونے کا ورق اگر بڑھایا جاوے تو ڈیڑھ سو فٹ لنبا اور
اُتنا ہی چوڑا یعنی ۵۰ گز لنبا اور ۵۰ گز چوڑا ہوسکتا ہے اور اتنے ہی سونے
کا تار کھینچا جاوے تو سو میل یعنی ۵۰ کوس تک لنبا ہوسکتا ہے چاندی
روپیہ بنتا ہے اور غریب لوگ جنکو سونا میسر نہین ہوتا وہ زیور بھی بناتے ہین
ہندوستان کے امیر لوگ سونے چاندی کے برتن بہت پسند کرتے ہین +

لوہا سب سے زیادہ مطلب کی چیز ہے - فولاد جو عمدہ لوہا ہوتا ہے
اسی رسمی لوہے سے بنتا ہے اُسکے بنانے کی یہ ترکیب ہے کہ اسی

لوہے کو آگ مین گرم کر کے ٹھنڈے پانی مین بجھا دیتے ہین جتنی دفعہ وہ
بجھایا جاتا ہے اُسی قدر وہ سخت ہوتا ہے جو چیز فولاد سے طیار ہوتی ہے
اُسکی دھار اور نوک بہت تیز ہوتی ہے - اگر لوہا نہوتا تو شاید دنیا کا کوئی
کام نہین نکل سکتا - دیکھو لوہے سے کیسی کیسی ضروری چیزین بنتی ہین تسلا -
توا - کڑاہی - ہنسیا - چمٹا - سنسی - چاقو - ہتھوڑا - کلھاڑی - بسولہ -
آرہ - کاٹنی - گل ہتھی - پھاوڑے - مقراض - قفل - کنجی - شمشیر - خنجر
کٹاری - بندوق - تمنچہ - توپ - تمام چیزین اِسی لوہے سے بنتی ہین ✤
مقناطیس - جسکو ہندوستانی چنبک پتھر کہتے ہین وہ حقیقت مین
ایک قسم کا کچا لوہا ہے اِسمین دو خاصیتین بڑے تعجب کی ہین - اول
لوہے کو کھینچتا ہے دوم جب اُسکی سوئی بنا کر قاعدہ کے بموجب کسی چیز پر
رکھی جاوے تو اُسکا رخ ہمیشہ شمال کی طرف رہیگا چنانچہ پہلی خاصیت
کے سبب وہ اکثر درزی اور لوہار اور لڑکون کے کام آتا ہے کیونکہ اکثر
درزی جب اُنکی سوئی کہین زمین پر گر پڑتی ہے اور نظر نہین آتی تب
چنبک کو زمین پر پھیرتے ہین وہ سوئی اُسمین جھٹ آتی ہے اور انگریز
اکثر ولایت مین اِسی کی جالی بنا کر نقاب کی طرح منھ پر ڈالے رہتے ہین
جسمین لوہار رتینے اور صاف کرنے کے وقت اُسکے چھوٹے چھوٹے ریزے
اُڑ کر دم کے ساتھ ناک اور منھ مین نہ چلے جائین اور لڑکے لوگ جو ہوشیار

ہوتے ہین اُسی سے اپنی دل لگی کے واسطے طرح بطرح کے کھلونے بناتے ہین
کسی جگہ دیکھنے مین آیا ہے کہ ایک لڑکے نے لوہے کی پولی بطک بنا کر
پانی کے حوض مین چھوڑدی تھی اور چنبک کا ٹکڑا کاغذ کی مچھلی کے پیٹ کے
اندر رکھکے اور اُس مچھلی کو چھڑی سے باندھکر دور سے اُس بطک کو
دکھلانے لگا۔ غرض جس طرف وہ لڑکا اُس مچھلی کو لیجاتا تھا اسی طرف
وہ بط بھی چنبک کی کشش سے دوڑی چلی آتی تھی جنکو اس مچھلی کے
پیٹ کا حال معلوم نہ تھا وہ لوگ اِس تماشے کو دیکھکر بہت تعجب مین
آتے اور جن لوگون نے اِسکا بھید دریافت کیا تھا وہ اُس لڑکے کی
عقل کی تعریف کرنے لگے ۔

ہندون کے نزدیک تانبا اور سونا سب دھاتون سے پاک اور
نفیس ہوتا ہے تانبا اور لوہا بہت سخت اور تیز آنچ سے گلتا ہے تانبے
اور آن دھاتون کے برتنون مین جنمین تانبا ملا رہتا ہے مثلاً پیتل اور تانبے
کے برتنون مین کھانے کی کھٹی چیز کبھی نہ رکھنا چاہیے۔ کیونکہ کھٹائی
تانبے کے ساتھ ملنے سے زہر ہو جاتی ہے اور حفاظت کے واسطے
لوگ ایسے برتنون پر قلعی کرا لیتے ہین تانبے اور جست کو باہم ترکیب
دینے سے پیتل بنتا ہے اور تانبے کے ساتھ رانگا ملنے سے کانسا
بنتا ہے۔ سیسا رانگا اور جست نرم ہوتا ہے اِنمین سے رانگا قلعی کے

کام مین آتا ہے سیسے سے بندوق اور پستول کی گولیان اور فرنگستان مین اکثر مکانون کی چھت بھی بناتے ہین کیونکہ وہ ہوا اور پانی سے خراب نہین ہوتا انگلستان مین بندوق کی گولیان اور چھرے اسطرح سے بناتے ہین کہ بلند مکان پر چڑھکر چلنی کے سوراخون مین ہوکر گلے ہوے سیسے کو نیچے پانی کے حوض مین گراتے ہین اور وہ جسطرح مینھ کی بوندین برستی ہین ہوا مین گول گول گولیان اور چھرے بنکر پانی کے حوض مین گرتا اور ٹھنڈھا ہوتا رہتا ہے پھر اُن گولیون اور چھرون کو پانی سے نکالکر اپنے کام مین لاتے ہین *

اُنیسوان سبق

اوس اور بادل کے بیان مین

شاگرد - حضرت نے فرمایا کہ یہی پانی بخار ہوکر بادل اور اوس ہوجاتا ہے اسکا کیا سبب ہے اِسکو مفصل بیان فرمائیے *

اُستاد - جاننا چاہیے کہ زمین سے ہمیشہ بخارات نکلا کرتے ہین یعنی جسطرح پانی کو آگ پر گرم کرنے سے حباب اُٹھتے ہین اِسی طرح سمندر زمین پہاڑ جھیل ندی نباتات اور جانورون کے بدنون سے سورج کی گرمی کے باعث انجرے نکلتے رہتے ہین یہ بخار صرف پانی کے قطرے ہین بہت دور رہنے کے سبب سے ہوا سے بھی زیادہ

جگے ہوجاتے ہین اوراسی سبب سے جسطح پانی اپنے سے زیادہ ہلکی چیز
کو اوپر پھینکتا ہے اُسی طرح ہوا بخار کو اوپر کی طرف چڑھا لیجاتی ہے اور
یہ بخار بلند ہوکر سردی کے سبب جم کر کُہرا۔ ابر۔ اوس۔ برف۔ اولے
اور مینہ بنجاتے ہین۔ جب کہ ہوا زمین کے نزدیک سرد ہوجاتی ہے تو
بخارات اونچے نہین اُٹھتے زمین کے نزدیک جمع ہوکر انکا کُہرا بن جاتا ہے
اور یہی سرما کے موسم اِن صبح کے وقت اکثر پانی کے نزدیک دخان
کے مثال زیادتی سے دکھلائی دیتا ہے کُہرا زیادہ سردی پڑنے سے
درختون کے پتون پر جم کر پانی کے قطرے جسے اوس کہتے ہین بنجاتے ہیں
جیسے دم لینے کے وقت لوگون کے مُنہ اور ناک سے نکلا ہوا بخار
ڈاڑھی اور مونچھون کے بالون پر جم کر پانی کی بوند کی طرح لٹکنے لگتا ہے
یا شیشے پر پھونک دینے سے یہی بخار جم کر پانی کا قطرہ ہوجاتا ہے پھر
جب اُس سے بھی زیادہ سردی پڑتی ہے تو وہ جم جاتا اور اُسکے برف
کے ریزے ہوجاتے ہین اِسی کو پالا کہتے ہین یہ پالا درختون کے
پتون پر ایسا معلوم ہوتا ہے مثلاً کسی نے مصری یا نمک پیس کر چھڑک دیا
ہو جب زمین کے نزدیک ہوا سرد نہین ہوتی ہے تب بخار اوپر چڑھکر
جمع ہوتا ہے تب اُسکو بادل کہتے ہین اور وہ رفتہ رفتہ کسی ایسے مقام پر
پہونچ جاتا ہے جہان ہوا زیادہ سرد ہوتی ہے یہان پانی کے قطرے

ہو کر برس پڑتا ہے اور کسی جگہ آسمان مین اِسقدر زیادہ سردی ہوتی ہے
کہ وہان جم کر برف ہوجاتا ہے مگر اسمین یہ فرق ہے کہ بخار پانی کے قطرے
ہونے کے پہلے ہی جم کر برف ہوجاتا ہے تو وہ برف اس طور سے زمین
پر پڑتی ہے جیسے دُھنکنے کے وقت روئی کے پھائے اُڑتے ہین اور
جو پانی کے قطرے ہونے کے بعد جمتا ہے تو اولے ہو کر زمین پر پڑتا ہے
پانی سے پالا ہلکا ہوتا ہے اِس سبب سے وہ پانی پر تیرا کرتا ہے اولا پالا
اور مینھ انکی پیدائش کا باعث بخار ہے جب بخار سردی پاکر قطرہ یا پالا
یا اولا بنجاتا ہے تب اسمین ہوا کی نسبت زیادہ بوجھ ہوتا ہے اِس
باعث سے ہوا اُسکو سنبھال نہین سکتی اور زمین پر گرنے لگتے ہین اولے
اکثر مٹر کے برابر پڑتے ہین اور کبھی کبھی مرغی کے انڈے کے برابر پڑتے ہین
اُنسے کھیتی کا بڑا نقصان ہوتا ہے بادل زمین سے پندرہ میل سے
زیادہ اونچا نہین پہونچتا اور اکثر زمین سے قریب کوس یا دو کوس کے
اوپر رہا کرتا ہے سمندر کے کنارے پر زیادہ بارش کا یہ سبب ہے
کہ سمندر سے جو بخار اُٹھتا ہے اُسمین پانی کا حصہ زیادہ ہوتا ہے اور
پہاڑون پر بھی زیادہ بارش ہونے کا یہ باعث ہے کہ تلے کے ملکون
مین سے بخار اُڑ کر پہاڑون سے ٹکر کھا کر وہان رُک جاتے ہین آگے
نہین بڑھ سکتے اور وہین سردی پاکر برسنے لگتے ہین ہندوستان مین

اکثر پورب اور دکھن کی ہوا ابر پیدا کرتی ہے کیونکہ اِس ملک سے سمندر
اِسی طرف پڑتا ہے بادون کے درمیان ایک طرح کی آگ رہتی ہے جسکو
بجلی کہتے ہین جب دو بادل ملتے ہین اور وہ بجلی ایک بادل مین سے نکل کر
دوسرے مین جاتی ہے اُسکی چمک کے ساتھ ایک آواز ہوتی ہے کہ اُسکو
گرجنا کہتے ہین مگر بعض وقت بجلی کی چمک سے بہت دیر کے بعد ہم لوگون کو
گرجنے کی آواز سُنائی دیتی ہے اِسکا باعث یہ ہے کہ روشنی بہ نسبت آواز کے
بہت جلد چلتی ہے اسلیے پہلے چمک دکھلائی دیتی ہے بعد ازان آواز
سُنائی دیتی ہے اِسی تفاوت کو خیال کر دانا لوگ جس بادل مین بجلی
چمکتی ہے اُسکی دوری معلوم کر لیتے ہین اُسکی دوری معلوم کرنے کا یہ طریقہ
ہے کہ آواز ایک منٹ مین قریب تیرہ میل یعنی ساڑھے چھ کوس کے
چلتی ہے اور جتنی دیر مین ایک اچھے تندرست آدمی کی نبض ۷۰ دفعہ
چلے اُتنے عرصہ کو منٹ کہتے ہین پس اِس حساب سے جتنی دیر مین
ایسے شخص کی نبض ایک دفعہ چلے اُتنی دیر مین آواز قریب ۳۰۰ گز کی
دوری پر پہونچیگی مثلاً بجلی کے چمکنے کے بعد جتنے عرصہ مین نبض چھ دفعہ
چلے اتنے عرصہ مین بجلی کی آواز سُنائی دے تو معلوم کرو کہ جس بادل مین
یہ بجلی چمکی ہے وہ تم سے آدہ کوس کے فاصلے پر ہے جب یہ بجلی بادل
کو چھوڑ کر کسی جانور پر گرتی ہے اُسوقت وہ مرجاتا ہے اور جس مکان

یا کشتی یا درخت وغیرہ پر گرتی ہے اُسکو سراپا جلا دیتی ہے بجلی سے جانورون
کو بڑا خطرہ اور نقصان پہونچتا ہے۔ انگلنڈ کے دانا لوگون نے بجلی سے
جان و مال کی حفاظت کے لیے یہ ترکیب نکالی ہے کہ جب یہ مکان کو
بجلی سے محفوظ رکھنا منظور ہوتا ہے اُسکے پاس ہی ایک لوہے کی سیخ
ایسی گاڑتے ہین جو اُس مکان سے اونچی ہوتی ہے کہ اچانک اگر وہان بجلی
گرے بجلی لوہے کی اسی سیخ مین جذب ہوجایگی اور اُسکے پاس کے
مکان کو کچھ صدمہ نہین پہونچیگا اکثر بجلی اونچی اونچی چیزون پر گرتی ہے
اسلیے لوگون کو چاہیے کہ بارش کے وقت کسی درخت یا دیوار کے تلے
نہ ٹھہرین۔ اور چند چیزین ایسی ہین کہ وہ بجلی کو اپنی طرف زیادہ تر جذب
کرتی ہین اور چند ایسی ہین کہ اُنپر بجلی کبھی نہین گرتی مثلاً لوہے پر
اکثر بجلی پڑتی ہے اور کانچ پر نہین پڑتی ایسی چیزون کا مفصل احوال
اور کتابون کے پڑھنے سے معلوم ہوگا ✤

بیسوان سبق

شاگرد۔ آپ نے فرمایا کہ بادل پانی ہوکر برسنے لگتے ہین ان
بادلون مین ایک طرح کی آگ رہتی ہے جسے بجلی کہتے ہین تو ہم پوچھتے ہین
کہ پانی مین آگ کس طرح رہتی ہے ✤

اُستاد۔ دنیا مین ایسی چیز کوئی نہین پائی جاتی جسمین گرمی نہو

تھوڑی یا بہت سب چیزون مین گرمی رہتی ہے اور بعض چیزین جلد
گرم ہوجاتی ہین اور بعض دیر مین گرمی کی یہ خاصیت ہے کہ جب دو چیزین
اسطرح کی جمع کیجائین کہ اُنمین سے ایک بہ نسبت دوسری کے زیادہ
گرم ہو اور دوسری کم تو زیادہ گرم چیز سے گرمی اِسقدر نکل کر دوسری
چیز مین چلی جاویگی کہ دونون چیزون مین گرمی برابر درجے کی ہوجاویگی
اُسکی مثال یہ ہے کہ پتھر کا ایک ٹکڑا ہاتھ مین لو جو ٹھنڈا لگتا ہے
جب ہاتھ مین دباؤ گے تو تمھارے ہاتھ کی گرمی اِسقدر پتھر مین چلی جائیگی
کہ اُس سے تمھارے ہاتھ اور پتھر مین گرمی یکسان ہوجائیگی اور پتھر جو
ہاتھ مین لینے سے سرد معلوم ہوتا ہے اِسکا یہ سبب ہے کہ پتھر مین بہ نسبت
ہاتھ کے کم گرمی رہتی ہے اِسی واسطے ہاتھ کی گرمی نکل کر پتھر مین چلی
جاتی ہے اسی طرح اگر تم اپنا ایک ہاتھ گرم پانی مین ڈباؤ اور دوسرا ہاتھ
ٹھنڈے مین پھر دونون ہاتھون کو نکال کر معتدل پانی مین رکھو تو
وہ پانی اُس ہاتھ کو جو سرد پانی مین ڈبویا تھا گرم معلوم ہوگا اور اُس
ہاتھ کو جو گرم پانی مین ڈبویا تھا سرد کیونکہ پہلے جو ہاتھ سرد پانی مین ڈبویا تھا
اُسمین گرمی چلی جائیگی اور جو ہاتھ گرم پانی مین تھا اُسکی گرمی نکل کر
پانی مین چلی آئیگی پس سردی حقیقت مین کچھ چیز نہین ہے جس چیز مین
گرمی کم ہوتی ہے اُسے سرد کہتے ہین دنیا مین سب سے زیادہ سرد برف کو

تبلاتے ہین اور اُسمین گرمی نہین تبلاتے مگر عقلمندون نے اِسمین سے بھی
آگ کی چنگاریان نکال کر دکھلادی ہین اوپر لکھا گیا ہے کہ بعض چیز
جلد گرم ہو جاتی ہے اور بعض دیر مین اُسکی یہ مثال ہے کہ کوئی آدمی
ایسی گرتی پہن کر آگ کے نزدیک کھڑا ہو جسمین سیپ یا پیتل کے
بوتام لگے ہون تو بوتامون پر اول گرمی پہونچیگی بعد اُسکے کرتی پر۔
دوسری مثال یہ ہے کہ چاندی تانبا جست پتھر اُنکے ٹکڑے لیکر آگ
مین رکھو تو سب سے بیشتر چاندی گرم ہوگی پھر تانبا پھر جست پھر پتھر
پھر مٹی گرم ہوگی۔ ہم لوگون کے بدن کی گرمی کے بہ نسبت جس چیز
مین گرمی کم ہوتی ہے اُسکی گرمی ظہور مین نہین آتی مگر اِس پوشیدہ گرمی کے
ظاہر کرنے کی چند ترکیبین ہین یعنی دو چیزون کو باہم رگڑنے سے اُنکی
گرمی ظہور مین آتی ہے جب بانس پر بانس رگڑ کھاتا ہے تو اُنکی گرمی
آگ ہوکر نکلتی ہے جس سے جنگل کے جنگل جل جاتے ہین یا ایک چیز کو
دوسری چیز سے ٹھونکو تو بھی آگ نکلتی ہے مثلاً چقماق اور پتھر سے آگ
نکلتی ہے یا ایک چیز کو دوسری چیز مین ملانے سے آگ نکلتی ہے جیسے
معدنیات مین تیزاب وغیرہ کے ملانے سے آگ پیدا ہوتی ہے۔ جس
چیز مین جسقدر گرمی رہتی ہے اُسی قدر اُسکے اجزا دور دور رہتے ہین
جیسے گھی کو گرم کرکے کسی برتن مین رکھکر دیکھو جسقدر اُسکی گرمی کم ہوتی جائیگی

اسی قدر اُسکے جزو نزدیک ہوتے جائینگے یعنی گھی سکڑ کر جم جائیگا اگر پھر اُسکو آگ پر رکھو تو جسقدر اُسمین گرمی کا اثر زیادہ ہوتا جائیگا اُسی قدر اُسکے اجزا دور دور ہوتے جائینگے یعنی گھی پھیلتا اور پگھلتا جائیگا گرمی کے سبب سے جب پانی کے اجزا پھیلتے ہین تب وہ پانی بھاپ ہو جاتا ہے یعنی پانی کے اجزا بھاپ ہونے مین ایسے زیادہ پھیلتے ہین کہ ایک سیر پانی کی بھاپ اتنے گھیر مین سماتی ہین جتنے گھیر مین ۰۰۰ سیر پانی سماتا ہے اسی واسطے دُخانی کل مین زیادہ زور رہتا ہے ۔

فرنگستان کے عالمون نے تھرمامیٹر نام ایک آلہ بنایا ہے جس سے گرمی کے درجے معلوم ہو جاتے ہین وہ آلہ اس طور سے تیار ہوتا ہے اور اُسکی صورت اس طرح کی ہوتی ہے کہ اوپر ایک پتلی ڈنڈی اور تلے سے ایک گولا اندر سے پولا ہوتا ہے اس آلے مین اندر سے پارہ بھر کے اُسے ایک کاٹھ کے تختے مین جڑ دیتے ہین اور اسکی ڈنڈی ۲۱۲ درجون مین برابر تقسیم کر دیتے ہین اِسکے اندر گرمی کے باعث جس درجے تک پارہ چڑھتا ہے اُسی قدر گرمی ہوا مین معلوم کرو جیسے اس کل مین وہان تک پارہ چڑھتا ہے جہانتک کالا رنگ کر دیا ہے تو ہوا مین ۹۰ درجے گرمی ہے
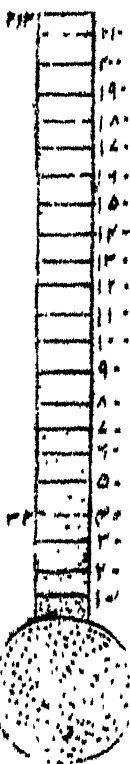
۲۱۲ ۲۱۰ ۲۰۰ ۱۹۰ ۱۸۰ ۱۷۰ ۱۶۰ ۱۵۰ ۱۴۰ ۱۳۰ ۱۲۰ ۱۱۰ ۱۰۰ ۹۰ ۸۰ ۷۰ ۶۰ ۵۰ ۴۰ ۳۲ ۳۰ ۲۰ ۱۰

چاہیے اسی طرح سے جب ۱۰۰ درجے پارہ پہونچے تو ہوا کی گرمی سو درجے معلوم کرنی چاہیے اور جب پارہ اُترتے اُترتے تبیس درجے پر آجاتا ہے تب ہوا اسقدر سرد ہوجاتی ہے جسقدر پانی مین سردی ہوتی ہے اور جب پارہ ۲۱۲ درجے پر پہونچتا ہے تب ہوا مین اسقدر گرمی معلوم کرنی چاہیے جسقدر کھولتے ہوے پانی مین ہوتی ہے ❊

اکیسوان سبق
روشنی کے بیان مین

شاگرد۔ آپ نے فرمایا کہ روشنی بہ نسبت آواز کے جلد چلتی ہے اِس سبب سے بجلی کی آواز سُننے سے پہلے بجلی کی چمک دکھلائی دیتی ہے مگر اب مین سُننا چاہتا ہون کہ روشنی کتنے عرصہ مین کتنی چلتی ہے ❊

اُستاد۔ روشنی ایک منٹ مین قریب ساٹھ لاکھ کوس کے چلتی ہے پس اِس حساب سے سورج کی شعاع کو ہم تک پہونچنے مین آٹھ منٹ لگتے ہین کیونکہ سورج زمین سے قریب پونے پانچ کرور کوس کے دور ہے روشنی سیدھی چلتی ہے اور جو چیز نظر کو نہین روکتی مثل شیشہ اور بلور اور ابرک وغیرہ اِس چیز سے روشنی رُک نہین سکتی اسکو چھوڑ کر پار ہوجاتی ہے اور جو چیز نظر کو روکتی ہے مثلاً پتھر وغیرہ اِس سے روشنی رُک جاتی ہے اور اُسکو چھوڑ کر باہر نہین جاسکتی ❊

روشنی سے حیوانات اور نباتات کو بڑا فائدہ پہونچتا ہے کہ وہ بسبب
روشنی کے سرسبز رہتے ہین اور جو تاریکی کی جگہ مین رہتے ہین وہ اکثر سفید
رنگ ہوتے جاتے ہین اور مثل بیمار کے نظر پڑتے ہین ٭

بائیسوان سبق

ہوا کے بیان مین

شاگرد حضرت کی زبان شریف سے چند طرح کے احوال سنے مگر میرے اس شک کو
دور کیجیے کہ اونچے مکان پر سے ہلکی اور وزنی چیزون کو لیکر دفعۃً چھوڑتے ہین
تو وزنی چیز زمین پر فوراً آجاتی ہے اور ہلکی دیر کر اسکا کیا باعث ہے ٭

استاد ۔ اسکا باعث یہ ہے کہ یہ زمین کا کرہ چارون طرف ہوا سے گھرا
ہوا ہے اس سے ہلکی چیز توڑکی ہوئی آتی ہے اور بھاری چیز کو ہوا روک
نہین سکتی اس سبب سے زمین پر جلد آجاتی ہے اور وہ ہوا ہم لوگون کی زندگی
کا باعث ہے کیونکہ سب جانور اسی ہوا کے ذریعہ سے دم لیتے ہین اگر کوئی جانور
بغیر ہوا کے مکان مین جاکر کھڑا ہووے تو وہ گھٹ کر مرجاوے ۔ سب
چیزون کے طرح طرح کے رنگ ہوا کے وسیلہ سے دکھلائی دیتے ہین اور آواز بھی
اسی ہوا کے باعث سنائی دیتی ہے اگر ہوا نہو تو رنگ کچھ نہ دکھلائی دیوین اور
آواز بھی نہ سنائی دیوے ہوا زمین کے نزدیک بھاری رہتی ہے مگر زمین سے
ہوا جسقدر دور ہوتی ہے اسی قدر ہلکی ہوتی جاتی ہے یہانتک کہ زمین سے

تیس کوس کی بلندی پر مطلق ہوا نہین رہتی اور نہ وہان بادل نہ آندھی اور
نہ اس زمین کے جانور جی سکتے ہین اگرچہ ہوا آنکھون سے دکھلائی نہین دیتی
ہے پر بدن مین لگنے سے فوراً معلوم ہوجاتی ہے خصوصاً جب کوئی دوڑ کر چلتا ہے
تو ہوا کا اثر بخوبی ظاہر ہوتا ہے خدا نے سب چیزون کو وزن دیا ہے اسی طرح
ہوا کو بھی ازروے حساب کے معلوم ہوا ہے کہ ایک انچہ مربع یعنی ایک انچہ لمبے
اور ایک انچہ چوڑے مکان پر ہوا کا بوجھ ساڑھے سات سیر رہتا ہے اس
سبب سے ہر چیز جسقدر لمبی چوڑی ہوگی اسپر اسی قدر بوجھ ہوگا -
موٹے تازے آدمی کے سب بدن کو ناپو تو اسپر ایسے مربع
قیاساً دو ہزار ہونگے اس سبب سے ایک آدمی کے بدن پر ہوا کا بوجھ ۳۷۵ من
یعنی پندرہ بڑی بڑی گاڑیون مین جتنا بوجھ چل سکتا ہے اسی قدر ہمیشہ لدا رہتا ہے اس بات کو
سنکر لوگ اپنے دل مین یہ شک کرین کہ اگر ہر ایک آدمی پر اسقدر بوجھ
رہتا ہے تو وہ چور چور کیون نہین ہوجاتا ہے باعث یہ ہے کہ آدمی کے
بدن مین ہر عضو کے اندر ہوا بھر رہتی ہے وہی اس بوجھ کو سنبھالتی ہے
اور لوگون کو ہوا کا بوجھ معلوم نہین ہوتا جیسے کوئی آدمی گہرے کنوئین یا
تالاب مین غوطہ لگا کر نیچے چلا جاتا ہے تو اسکے اوپر سیکڑون من پانی
ہوتا ہے اور اسکو بوجھ معلوم نہین ہوتا اسواسطے کہ نیچے کا پانی اوپر کے
پانی کو سہارا دیتا ہے ان باتون کا مضمون تمہارے دل مین تب آویگا

جب تم ہوا سے بخوبی واقف ہو گئے ۞

ہوا کے چلنے کا باعث گرمی ہے جب ہوا کا کوئی حصہ سورج کی شعاع یا زمین کی گرمی یا کسی دوسرے سبب سے رقیق اور سبک ہوکر پھیلتا ہے تب وہ ہوا کا حصہ بسبب سبکی کے اوپر کو چڑھتا ہے اور اوپر کی سرد ہوا جو بھاری رہتی ہے آس پاس سے اُسکی جگہ مین آجاتی ہے سبب یہ ہے کہ ہلکی چیز اوپر رہتی ہے اور بھاری چیز تلے مثلاً تیل اور پانی کو ملاؤ تو بھاری ہین سے پانی تلے اور ہلکے پن سے تیل اوپر ہو جائیگا ۞

جب سردی یا گرمی یا اور کسی سبب سے ہوا کا کوئی حصہ ایک دوسرے کی جگہ مین زور کے ساتھ آجاتا ہے اُسی کو طوفان کہتے ہین بعض وقت یہ طوفان اس شدت سے آتا ہے کہ بڑے بڑے درخت جڑ پیڑ سے اُکھڑ جاتے ہین اور عمدہ عمدہ مضبوط مکان اسکے صدمے سے گر پڑتے ہین تیز ہوا ایک گھنٹہ کے عرصہ مین ۳۵ میل جاتی ہے مگر جھکڑ ایک گھنٹہ مین سو میل تک جا سکتا ہے یعنی اسکی تیزروی توپ کے گولے سے بھی زیادہ ہے

مثنوی
سرکار انگریزی کی عملداری کے فائدے

[illegible]

جو سرکار برٹش ہوئی حکمران
تو سیدھا ہوا بخت ہندوستان

مٹا غدر و خونریزیون کا نشان
نظر آئے آثار امن و امان

یہ ہے قول سعدی کا بیشک بجا
نہین اِسمین کچھ شبہہ و شک ذرا

بقومے کہ نیکی پسند د خدائے
دہد خسرو عادل و نیک رائے

بفضل خدائے دو عالم یہان
ہوئی جب سے وکٹوریا حکمران

ہوئے ملک کو فائدے بیحساب
کشادہ ہوئے سب ترقی کے باب

جو پھیلا ہوا ملک مین غدر تھا
وہ حرفِ غلط کی طرح مٹ گیا

ملی سب کو وہ راحتِ جان و مال
سلف مین نہین جسکی دیکھی مثال

لگایا وہ انصاف کا بوستان
کہ پھیلی ہے خوشبوے ہندوستان

ہوئے زیر دست اب ہین ایسے دلیر
پئین پانی اک گھاٹ بز میش و شیر

بھلا غیر کی ہی کہان یہ مجال
کہ میش ضعیفہ کا بیکا ہو بال

بسر ہوتی ہی امن سے بےخطر
نہ چورون کا کھٹکا نہ رہزن کا ڈر

ستی اور دختر کشی رسم بد
ہوئی یک قلم دفع با جد و کد

کہیں پر ہی پوجا کہین پر نماز
در رسم مذہب ہین ہر جا یہ باز

ہین حسب قوم کے جو طریق و رواج
ہو برتاؤ اس پہ بلا خوف آج

نہین مذہبی کچھ تعصب ذرا
یہی امر شایان انصاف تھا

نظر آتی ہے کیسی شکل رفاہ
کہ جس سے فوائد ہین بے اشتباہ

جو چنگی کا صیغہ یہ قائم ہوا
گلی کوچہ سب صاف رہنے لگا

جو نہرین نکالی گئین جابجا
زراعت کی کثرت کا باعث ہوا

ہوئی آج کل وان زراعت عیان
جہان پر تھا ویرانہ پن کا نشان

ہر اک جا پہ جب ڈاکخانے کھلے
رعایا کو کیا کیا فوائد ہوے

جو قایم ہوا ریل کا کاروبار
تجارت ہوئی سر بسر آشکار

یہ ہے تار برقی کا سارا اثر
کہ دیتی ہے کوسون کی دم مین خبر

ترقی وہ علم و ہنر کو ہوئی
کہ دل سے جہالت یکایک مٹی

یہ جاری ہے تعلیم کا سلسلہ
ہر اک جا پہ قائم ہوا مدرسہ

سبھی مائل علم ہونے لگے
برائے خیالات کھونے لگے

رہے گر اسی طرح لیل و نہار
تو اک روز ہوگا یہ انجام کار

کہ یورپ کے مانند ہندوستان
نظر آئیگا سر بسر بوستان

حکومت نے آزادیان کین عطا
نہین اب یہ موقع ہے تاخیر کا

کرو خوب حاصل علوم و ہنر
بسر ہو فراغت سے تو عمر بھر

جو حاکم ہین منجانبِ تاجدار
رفاہِ خلائق کے ہین خواستگار

یہ رہتا ہے انکو ہمیشہ خیال
رعایا رہے شاد و فرخندہ حال

کسی پر نہو جبر و ظلم و جفا
یہی بس عدالت کا ہے مقتضا

دعا فوق کی اب یہ ہے صبح و شام
ہمیشہ ہو اس سلطنت کو قیام

تعلیم کے آداب

شرق سے غرب تک ہے یہ مشہور
ہے ہر اک امر کے لیے دستور

طلبا کے لیے یہ بہتر ہے
نفع اس امر مین سراسر ہے

سیکھین تحصیل علم کے آداب
جان و دل سے عمل مین لائین شتاب

یعنی ہر روز بہرِ کسب شعور
وقت پر حاضری مین ہو نہ قصور

پڑھنے کی سب کتابین لائین وہ
نہ کوئی جزو چھوڑ آئین وہ

کرین استاد کو ادب سے سلام
پڑھنے مین صرف ہون بشوق تمام

بیٹھین اپنے مقام پر خاموش
کہے جو کچھ معلم ذی ہوش

سنین اور اسکو خوب یاد کرین
دل سے صحت کا اعتقاد کرین

ہو اگر بات دوسرا کرتا
چپکے بیٹھے رہین نہ بولین ذرا

ہو چکے جسدم اِسکی بات تمام | کرین اُستاد ذی شرف سے کلام
ہو سبق یاد گرچہ حد سے سوا | تب بھی سُن لین بیان مدرس کا
تاکہ بڑھجاے علم کی طاقت | ہو ترقی پہ دانش و خبرت
کرین پڑھنے مین کوشش کامل | کھیل اور کود پر نہون مائل
گر یہ چاہین کہ دل کو بہلائین | جاکے میدان مین وہ ہوا کھائین
راحت روح ہو وہ کام کرین | سیر گلزار صبح و شام کرین
یا تواریخ کی کتاب پڑھین | تجربے اُنکے تاکہ اِس سے بڑھین

مسدس ادب کے فضائل مین

احقر

نگہ رکھنا ہر چیز کا حد و پایان | ہین معنی ادب کے لغت مین نمایان
مگر عرف مین ہر یہ مشہور دوران | کہ پیش آئے اصطلاح انسان سے انسان
جو ہون نسبتین وہ مناسب عیان ہون | مدارج بقدر مراتب عیان ہون
ادب باعث ابتہاج جہان ہے | ادب موجب انبساط اِمان ہے
ادب کا خریدار پیر و جوان ہے | مؤدب سے سارا جہان شادمان ہے
مؤدب کا لوگون کی آنکھون مین گھر ہے | مؤدب بہر دو جہان بہرہ ور ہے
ادب دل کی تسخیر کا وہ عمل ہے | نہین جسکی تسخیر مین کچھ خلل ہے
حصول مراد اِس کا نعم البدل ہے | یہ نخل ادب کا مزہ دار پھل ہے
کہ دل مفت لوگون کا قبضے مین لاکر | بنا لیجیے گھر شوق سے اُسکے اندر

ادب کی ازل سے ہوئی جسکی خلقت | وہ نام خدا ہے بڑا باسعادت

رہے آپ پہ ہردم بزرگون کی شفقت | وہ حاصل کرے دونون عالم کی دولت

تمہین خوش نصیب اُس سا کوئی کہا ہے | ادب جسکی سیرت مین جلوہ دکھائے

ادب سے پسر پر پدر مہربان ہو | نثار اُس پہ ہر وقت مادر کی جان ہو

تہِ دل سے اُستاد بھی شادمان ہو | سزاوار تحسین ہمسایگان ہو

دل وجان سے چاہے اُسے کنبا سارا | بنا وہ رہے سب کی آنکھون کا تارا

ادب سے مسافر کا غربت مین گھر ہے | سفر مین بشر کا ادب راہ بر ہے

ادب سے بشر ہر جگہ بہرہ ور ہے | مودب کو یکسان وطن اور سفر ہے

مودب بشر پر ہے رحمت خدا کی | خدا اُس سے خوش اور خلقت خدا کی

ادب کا تقاضا یہی ہے بشر پر | کہ جد و پدر عم و استاد رہبر

عزیز اقربا حاکم داد گستر | جو ہون اور بھی رشتے درجے مین بڑھکر

بطورِ مناسب ہو تعظیم اُنکی | عیان ہو ہر اک بات مین تابزرگی

بزرگون کے ہوتے ہو گر تم مقابل | تو بن جاؤ خوب اُنکی صحبت کے قابل

ادائے ادب سے اُنھین کرکے خوشدل | کرو فیض صحبت بزرگون کا حاصل

رکھو دل مین اندیشہ اُنکے غضب کا | رہے دھیان ہر وقت دندان لب کا

رہو سامنے اُنکے تم ایسے ڈھب سے | کوئی بات بیہودہ نکلے نہ لب سے

رہو پیچھے ہردم خلافِ ادب سے | صلے مین ادب کی دعائین لو سب سے

نشست اور برخاست باقاعدہ ہو — تکلم تبسم نہ بے ضابطہ ہو
قبائے ادب کو کرو زیب بر تم — کلاہ ادب رکھو بالائے سر تم
عصائے ادب لیکے ہو باخبر تم — وطن سے اگر چاہو کرنا سفر تم
سفر گرچہ ہووے نمونہ سقر کا — تو بن جائیگا پھر وسیلہ ظفر کا
بشر بے ادب جو ہو انسان نہین ہے — وہ نااہل کمتر ز حیوان نہین ہے
عزیزون کی محفل کا شایان نہین ہے — سزاوار فیض بزرگان نہین ہے
نہین ہے ٹھکانا کہین بے ادب کا — وہ بے پیر مطعون رہتا ہے سب کا
تعلق زمانے کے ہان جسقدر ہین — جو تعداد مین اکثر و بیشتر ہین
بشر جن مین مشغول شام و سحر ہین — وہ آداب پر مبنی و منحصر ہین
غرض کام سب مقتضی ہین ادب کے — جداگانہ آداب ہوتے ہین سب کے
ادب فرض چھوٹون پہ ہے گر بڑون کا — تو چھوٹون کی بھی پاس خاطر ہے زیبا
فریقین مین جب ہو برتاؤ اسکا — تو بر آئین اُنکے دلون کی تمنا
یہی منتہائے ادب ہے بشر کا — جو دلچسپ مضمون احقر نے لکھا

غزل

دل وہ کیا جسمین کہ ہمدردی کے آثار نہین — چشم وہ کیا جو غم قوم مین خونبار نہین
اپنے ہی فائدے پر جنکو نظر رہتی ہے — اُن سے بڑھکر کوئی اہل ہنر مین غدار نہین
خاکساری مین یہ ہو گی جنکی طبیعت مائل — کبر و خودبینی سے کچھ اُنکو سروکار نہین

اہل دولت پہ بہت فرض ہے قومی امداد | انکے نزدیک تو کچھ بات یہ دشوار نہین
حسب لنخواہ ریاضت کا ثمر پائینگے | دست و بازو کے ہلانے مین جنھین عار نہین
خود غرض انکے سوا کوئی زمانے مین نہین | جو خلائق کی بھلائی کے طلبگار نہین
انکساری و تواضع کی جنھین عادت ہے | انسے بڑھکر کوئی عالم مین نکوکار نہین
رنگ ہمدردی نے کیا خوب دکھائی ہے بہار | یہ وہ غنچہ ہے کہ جسمین خلش خار نہین
کسکو دکھلائین جو ان تیغ زبان کے جوہر | قدردان فن سخن کا کوئی زنہار نہین

علم کی تعریف بطریق مثنوی

علم ہی ہے باعث عز و وقار | علم سے انسان کا ہے اعتبار
علم کی دولت ہے ایسی لازوال | کوئی لے چوری سے اسکو کیا مجال
یہ بڑھائے عشرت و آرام کو | لائے یہ قابو مین خاص و عام کو
عاقلون کا قول ہے یہ ای عزیز | علم سے بہتر نہین ہے کوئی چیز
علم ہی ہے ہر جگہ پر یار غار | کون ہے اسکے برابر غمگسار
ہے سفر مین دافع وحشت یہی | ہے حضر مین موجب راحت یہی
جو کہ علم و فضل سے ہین بہرہ ور | فرض ہے تعظیم انکی شاہ پر
کرتے ہین جاہل سے نفرت ہوشیار | اسکا حیوانون مین ہوتا ہے شمار

راستی کی تعریف بطریق مثنوی

راستی سے فزون ہے سرتاسر | قدر و اعزاز و اعتبار بشر

راستی پر کیا جنھون نے عمل | مرتبہ اُنکا ہوگیا افضل
راستی ایک جزو ایمان ہے | راست بازون پہ فضلِ یزدان ہے
راستی کے جو راستے پہ چلا | ہر جگہ اُسکا اعتبار رہا
اُسکا مداح ایک زمانہ ہے | اُس سے خوش خالقِ یگانہ ہے
شیوۂ راستی ہے جنکو پسند | قدر ہر ایک جا ہے اُنکی بلند
اسلیے بات ہے یہی بہتر | جھوٹھ سے چاہیے مدام حذر
بھول کر بھی نہ جھوٹھ تم بولو | راستی پر سدا زبان کھولو
لوگ جو جھوٹھ سے ہوے منفور | وہی اہلِ خرد ہوے مشہور
راستی کی صفت مین لے دانا | ہے بجا شیخ کا یہ فرمانا
راستی موجب رضاے خدا ست | کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست
عمل اسپر ہو دل سے سرتاسر | حرزِ جان سمجھے اِسکو دانشور
اِسکو بھولے نہ ایک دم انسان | رہے تا عمر بھر سدا شادان
جھوٹھ چھپتا کبھی نہین اصلا | ہوگا اک روز آخرش افشا
اسلیے چاہیے ہر اک انسان | جھوٹھ سے محترز رہے ہر آن

مسدس تعصب کے بیان مین

تعصب سے اللہ سب کو بچائے | مکان جسنے لاکھون ہی دنیا مین ڈھائے
طریقے بدی کے جو جی مین سمائے | تو بھائی کو بھائی کے شیوے نہ بھائے

تعصب کے مارے قیامت ہے ہر سو ‏ ‏ سحر کے عوض شام شامت ہے ہر سو

سلاطین پیشین[۲] تعصب کے بس مین ‏ ‏ کیا کرتے تھے خودنمائی کی رسمین

جو خلقت پڑی تھی بلا کے قفس مین ‏ ‏ تو کہتا تھا پیر فلک کھا کے قسمین

کہ یہ ملک دورون مین برباد ہوگا ‏ ‏ دل اہل آفاق ناشاد ہوگا

کسی[۳] شاہ نے ہندوؤن کو ستایا ‏ ‏ کسی کو نہ اسلام کا ساتھ بھایا

کسی نے خدائی کا دعوی جتایا ‏ ‏ کسی نے کسی غیر کو منھ لگایا

کسی نے کیا پاس اپنے سخن کا ‏ ‏ کسی نے اجاڑا گھر اہل وطن کا

کسی[۴] نے شوالے تعصب سے ڈھائے ‏ ‏ کسی نے مساجد کے گنبد گرائے

کسی کو نہ ہندو کے دستور بھائے ‏ ‏ کسی کو نہ اسلام والے خوش آئے

تعصب نے جب گھر کیا ہر مکان مین ‏ ‏ مصیبت رہی سخت ہندوستان مین

رہے[۵] لوگ آپس مین اس درجہ باہم ‏ ‏ کہ اک ایک کو سو طرح کا ہوا غم

کیا سیکڑون نے مصیبت کا ماتم ‏ ‏ ہزارون نے جا کر عدم مین لیا دم

غرض ہوگیا ملک ہی سارا ابتر ‏ ‏ رہا رنج و ماتم سے کہرام گھر گھر

سوار اور پیادے[۶] سبھی خود نما تھے ‏ ‏ کہ سب وقت کے اپنے خود بادشا تھے

پئے اہل دوران نشان قضا تھے ‏ ‏ تعصب کے پتلے تھے کالی بلا تھے

جو دیکھا یہان کا نرالا قرینا ‏ ‏ تو غیرون نے اس ملک کو آکے چھینا

جو[۷] ہندوستان کی حکومت گنوائی ‏ ‏ تو پھر ذہن مین بات مطلب کی آئی

کہا اب غنیمت سمجھ لو صفائی | کہ اللہ نے جان سب کی بچائی
کیا اہل یورپ نے دل شاد اکر | تعصب کے جور و بلا سے بچا کر
خوشی سے اب آزادی دین ہے حاصل | دکھاتا نہین حکمران غیر کا دل
کسی کو نہین شکوۂ حق و باطل | جداگانہ آباد ہے سب کی محفل
محرم کہین ہو رہا ہے بصد غم | خوشی کے کہین باجے بجتے ہین پیہم
غرض یان کا فرمانروا نامور ہے | تعصب سے جسکو ہمیشہ حذر ہے
ہر اک قوم پر ایک ہی سی نظر ہے | عدالت ہی چارون طرف جلوہ گر ہے
حفاظت رعایا کی رہتی ہے دائم | عدالت پہ حکام ہین دل سے قائم
مگر ہائے افسوس اسوقت بھی ہم | تعصب کے کرتے نہین نام کو کم
لڑا کرتے ہین ساتھیون سے جو باہم | عدالت مین جا جا کے خود سہتے ہین غم
نہ حاکم کو عزت ہماری ہے باقی | نہ محفل مین ساغر نہ مے ہے نہ ساقی
خدا کے لیے ہوش مین اب تو آؤ | تعصب سے اپنی طبیعت بچاؤ
وہ رسم وفا ساتھیون سے بڑھاؤ | کہ آرام سے نقد آرام پاؤ
تمنا تعصب سے مطلب نہ رکھو | مزہ نیکنامی کا دنیا مین چکھو

مثنوی جعلسازی اور اسکا انجام

نکلے دو شخص ساتھ بہر سفر | کر کے یہ نقش صفحۂ دل پر
کریں اب نوکری کہین چل کر | کریں بسر عیش سے ہم شام و سحر

دونوں تھے اسم با مسمیٰ یار — ایک غافل تھا دوسرا عیار
الغرض چلتے چلتے منزل پر — شب کو اک جا پہ ٹھہرے یہ جا کر
استراحت سے واں گزاری رات — اور سنو اتفاق کی یہ بات
آئی تھیلی وہاں پہ ایک نظر — روپیوں سے تھی بھری وہ سراسر
ہر یک از خرمی چنان بالید — کہ بہ پیراہنش نمے گنجید
کیا عیار نے وہیں یہ کلام — کہ کرو کام سوچ کر انجام
روپیے سارے یاں سے لے چلنا — کفِ افسوس ہوگا بس ملنا
خوب سا میں نے کر لیا پس و پیش — ہے یہ تجویز عقلِ خیر اندیش
کچھ زر نقد لے چلیں گھر پر — اور باقی چھپائیں زیر شجر
خرچ کرنے کی ہو ضرورت جب — کھود لیجائیں گے بعیش و طرب
ناگہانی سبھی پیش آئے گر — مفت جائے نہ ہاتھ سے سب زر
کہا غافل نے ہے بہت بہتر — بیگمان تم بڑے ہو دانشور
الغرض دفن کرکے وہ تھیلی — دونوں نے راہ اپنے گھر کی لی
بعدہ چھپ کے ایک دن عیار — لے گیا کھود صرۂ دینار
چند مدت کے بعد غافل نے — کہی یہ بات آ کے پھر اس سے
اب تو درکار خرچ ہے ہم کو — اسلیئے تم ذرا وہاں پہ چلو
کھود لائیں دفینہ وہ تھیلی کر — کہ ہو راحت سے یہ حیات بسر

الغرض جا کے پہونچے دونون ذہین | اور لگے کھودنے وہان کی زمین
پایا لیکن نہ روپیون کا نشان | کہا عیار بد گہر نے کہ ہان
لے گیا تو ہے تہیلی اے غافل | ہوگی تجھپر سیاستِ کامل
پہونچے قاضی کے پاس آخرکار | اور کیا اپنے حال کو اظہار
کہا قاضی نے ہین گواہ ضرور | بولا عیار کچھ نہین ہے دور
دفن تہیلی تھی جس شجر کے تلے | وان پہ چلکر جو آپ پوچھینگے
حال سارا بیان وہ کردیگا | راز مخفی عیان وہ کردیگا
دوسرے روز قاضیِ ذی جاہ | جب چلے اک گروہ تھا ہمراہ
جاکے پوچھا جو قاضی صاحب نے | لیگیا کون روپیہ یان سے
آئی اسوقت نخل سے یہ صدا | لیا غافل نے روپیہ سارا
سنکے قاضی ہوئے بہت حیران | سمجھے کچھ راز اسمین ہے پنہان
کیا ارشاد پھر یہ لوگون کو | لکڑیان گردِ نخل جمع کرو
اور اکبار تم لگا دو آگ | ابھی کھل جائیگی جو ہوگی لاگ
حسب ارشاد قاضی صاحب کے | بسر و چشم سب بجا لائے
جس گھڑی شعلہ آگ کا بھڑکا | آدمی اک درخت سے نکلا
قاضی صاحب نے اس سے یہ پوچھا | کون ہے حال کر بیان سارا
ورنہ کھنچونگا دار پر تجھکو | اس سے ہوگا نہ عار پھر مجھکو

تب لرزنے لگا وہ بیدآسا — ماجرا سارا یون بیان کیا
مجھکو عیار تھا یہان لایا — کرکے پوشیدہ اسمین بہلایا
اور تلقین کی بصد تکرار — نہ خلاف اسکے بولنا زنہار
پوچھے جو کوئی کس نے صرہ لیا — تو بتا دینا نام غافل کا
قاضی صاحب نے جب سنا یہ حال — بڑھگیا جوش غیظ دل مین کمال
اور عیار سے وہ زر سارا — لے کے غافل کے ہاتھ مین رکھا
اور پھر جعل کی ملی یہ سزا — قید خانے مین اسکو قید کیا
جعلسازی کا جسکو چسکا ہے — وہ سزاوار اسی سزا کا ہے
اسلیے چاہیے بشر کو ضرور — بھاگے وہ جعلسازیون سے دور
جعلسازی کو جانہ دل مین دو — مان لو نوق کی نصیحت کو

حکایت نصیحت گری مرغ اسیر و نافہمی صیاد کی

مثنوی

اک مرغ ہوا اسیر صیاد — دانا تھا وہ طائر چمن زاد
بولا جب اسنے باندھے بازو — کھلتا نہین کس طمع پہ ہے تو
بیچا تو ٹکے کا جانور ہون — گر ذبح کیا تو مشت پر ہون
پالا تو مفارقت ہے انجام — دانا ہو تو مجھسے لے مرے دام
بازو مین نہ تو مرے گرہ باندھ — سمجھاؤن جو پند اسے گرہ باندھ

سُن کوئی ہزار کچھ سنائے | کیجیے وہی جو سمجھ مین آئے
قابو ہو تو کیجیے نہ غفلت | عاجز ہو تو ہاریے نہ ہمت
آتا ہو تو ہاتھ سے نہ دیجیے | جاتا ہو تو اُسکا غم نہ کیجیے
طائر کے یہ سُن کلام صیاد | بن دام ہوا غلام صیاد
بازو کے جو بند کھول ڈالے | طائر نے تڑپ کے پر نکالے
اک شاخ پہ جا چہک کے بولا | کیون پر مرا کیا سمجھ کے کھولا
ہمت نے مرے مجھے اُڑایا | غفلت نے تری مجھے چھڑایا
دولت نہ نصیب مین تھی تیرے | تھا لعل نہان شکم مین میرے
دیکے صیاد نے دلاسا | چاہا پھر کچھ لگائے لاسا
بولا وہ کہ دیکھکر کیا جعل | طائر بھی کہین نگلتے ہین لعل
ارباب غرض کی بات سنکر | کر لیجیے یک بیک نہ باور

حکایت

سفر کو ہم ہو کے دو نکلے مرد | ہوئے ایک جانب کو وہ رہ نورد
سرِ راہ گذرا عجب ماجرا | کہ اک شخص کو کیسۂ زر ملا
کہا اچھی ساعت چلا گھر سے مین | غنی ہوگیا کسقدر زر سے مین
مرے بخت نے خوب کی یاوری | ہوا دور اندیشۂ بے زری
مقدر مرا سوتے سوتے جگا | کہ یہ مال مجھکو پڑا مل گیا

کہا دوسرے نے یہ کیا بات ہے
یہی ہمسری کی مراعات ہے

اجی ہم کا لفظ آپ فرمائیے
مجھے سبز باغ اب نہ دکھلائیے

کہ دو شخص جس کام مین ہون ہم
تو ہین مستحق دونون بے بیش و کم

رفیق آپ کا ہون مین ہر حال مین
شریک آپ کیجیے گا اس مال مین

دیا صاحب زر نے اسکو جواب
یہ کیا خوب تمنے نکالا حساب

مین سننے کا ہون یہ ترا قصہ کیا
تجھے دونگا اِس مال مین حصہ کیا

چل اپنی رفاقت کو رہنے دے بس
کہ مطلق نہین مجھکو اِسکی ہوس

یہ تقریر کرتے تھے وہ دونون مرد
نظر آئی پیچھے بلند انکو گرد

گروہ ایک دیکھا کہ تھا اسمین شور
کہان ہے کہان کیسۂ زر کا چور

نظر آیا جسوقت یہ ماجرا
تو یا بندۂ زر یہ کہنے لگا

قرینے سے معلوم ہوتا ہے اب
کہ ہو جائین ہم مبتلائے غضب

تو ہمراہی اسکا یہ کہنے لگا
کہ اب ہم کے کہنے سے حاصل ہے کیا

وہ مین کہنا کیا آپ کا ہو گیا
ذرا دیر مین کیا سے کیا ہو گیا

وہ نا آشنائی گئی کس طرف
وہ بے اعتنائی گئی کس طرف

یہ ہم کہنا اب رہنے دیجیگا بس
مجھے مال و زر کی نہین ہے ہوس

وہی مین کا لفظ اب بھی کہیے گا صاف
مجھے اِس عنایت سے رکھیے معاف

یہ ارشد سمجھ دل مین تو بالیقین
نہین تو ہے جسکا وہ شیرا نہین

کرے تو جسے وقت ثروت شریک ‏— وہ بیشک ہو ہنگام آفت شریک

گھڑی کا بیان

گھڑی کے طور سے ہین جو کہ ماہر ‏— انھین دن رات کا ہے وقت ظاہر

گھڑی ہے دایرے کی طرح سے گول ‏— یہ میزانِ خرد مین لوگ لین تول

ہین بارہ حصے جو اسمین برابر ‏— لکھے ہین ہندسے اسمین سراسر

منٹ ہین پانچ ہر حصے مین اے دل ‏— یہ شکلِ ذیل سے مطلب ہے حاصل

میانِ دایرہ مرکز کے اوپر ‏— پھرا کرتی ہین دو سوئیان برابر

سوئی گھنٹے کی پیہم رات دن تک ‏— کیا کرتی ہے دو دورے بلاشک

ہون طے دو بار بارہ حصے انمین ‏— کہ ہین جو بیس گھنٹے رات دن مین

ہمیشہ اس سوئی کا حال یہ ہے ‏— کہ اک گھنٹے مین اک حصہ کرے طے

منٹ کی جو سوئی ہے صاحب غور ‏— سنے ہر ایک انسان اسکا یہ طور

ہمیشہ ایک ہی گھنٹے کے اندر ‏— یہ پہونچے بارھوین حصے کے اوپر

منٹ وان ختم ہون جب ساٹھ فی الفور ‏— تو گھنٹہ ایک ہووے صاحبِ غور

ہین شکلِ ذیل مین جو خطِ باریک ‏— ہر اک حصے مین یہ خط پانچ ہین ٹھیک

جہان آخر کو ہے بارہ کا حصا ‏— منٹ ہین اسکے اندر ساٹھ پیدا

سوا اسکے سوئی ہے تیسری اور ‏— سکنڈ اسکے نمایان ہین بہر طور

ہمیشہ یہ روانہ اسطرح ہے ‏— منٹ کا بارھوان حصہ کرے طے
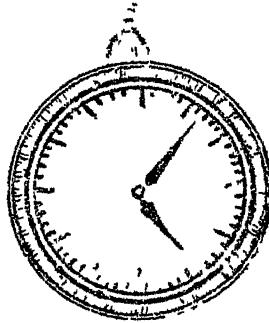
گھڑی سے ہے تمنا لطف حاصل | نہ کھو وقت اپنا اے دل ہو کے غافل

وقت کے اوصاف

وقت کے وصف کا نہین امکان | ہے محال اُسکی خوبیون کا بیان

نبتے ہین کارِ خاص و عام اِس سے | پورے ہوتے ہین سب کے کام اِس سے

چاہ پر اسکی طبع مائل ہے | یہی یوسف عزیز ہر دل ہے

بیش قیمت ہے بے بہا ہے یہ | صدفِ دُرِ مدعا ہے یہ

اِسمین سب اپنے کام کرتے ہین | سارے مطلب تمام کرتے ہین

جلد یہ اسقدر گزرتا ہے | کہ ذرا بھی نہین ٹھہرتا ہے

سربسر سایۂ سحاب ہے یہ | برق اور صاعقے کی تاب ہے یہ

نہین آسکے گزرنے مین تاخیر | تیز جیسے کڑی کمان کا تیر

سرعت ایسی کہ جب گذر جائے | تا قیامت نہ ہاتھ پھر آئے

دے اگر عقل حضرتِ معبود | سمجھے انسان غنیمت اُسکا وجود

کام سب بے قصور جلد کرے | انتظام امور جلد کرے

وقت پر کام ٹھیک ہے ایجان / کہ ہے تاخیر مین بہت نقصان
آج کا کام ٹالنا کل پر / ہے خلاف قیاس سرتاسر
پیش کیا آئے کل یہ کیا معلوم / پھر یہ موقع نہ پاسکے کیا معلوم
رہ گئے اس سے نامراد اکثر / کام سب انکے ہوگئے ابتر
ملی فرصت نہ یک زمان انکو / یا اجل نے نہ دی امان انکو

غفلت وکاہلی

ق

کاہلی ہے مانع افزایش جاہ وجلال / کاہلی سے دولت وعزت کا ہوتا ہے زوال
کاہلی انسان کو رکھتی ہے جاہل عمر بھر / غافلون کو علم کی دولت کا ملنا ہے محال
عادی محنت ہے جو انسان بصد عقل وحواس / اسکو ملتی ہے ہمیشہ دولت جاہ وجلال
جو بسر کرتے ہین محنت بہر تحصیل علوم / عمر بھر رہتے ہین جوش لطف و راحت سے نہال
ابتدا کی تھوڑی سی محنت پئے لطف بشر / انتہا عمر تک رکھتی ہے خوب آسودہ حال
ہوا سی محنت سے بھی عزت اسی محنت سے نام / وصف محنت ہے تمنا کے لیے امر محال

رباعیات

کسی کا کندہ نگینے پہ نام ہوتا ہے / کسی کے عمر کا لبریز جام ہوتا ہے
عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جسمین شام وسحر / کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

ایضاً

ق

دور اندیشی سے جو انسان ہے دور / مجھسے پیش آتے ہین اسکو ضرور

کام جو کرنا ہے اپنا سوچ کر	اسے تمنا ہے وہی اہل شعور

ایضاً

آدم کو عجب خدا نے رتبا بخشا	ادنیٰ کے لیے مقام اعلیٰ بخشا
عقل و ہنر و تمیز و جان و ایمان	اس ایک کف خاک کو کیا کیا بخشا

ایضاً

ہر چند گرفتار غم و درد ہے دل	لیکن رہ کوشش مین جوانمرد ہے دل
پھرتا ہے زمانے مین یہ ہر چار طرف	مخدوم جہانیان جہان گرد ہے دل

ایضاً

کرتا ہون خوش آفاق کو غمگین ہو کر	پایا ہے ثمر تخم محنت بو کر
اس باغ مین ہے یہ باغبانی میری	ہستی کے درخت سینچتا ہون رو کر

خط نصائح آمیز

اے مرے نور چشم و لخت جگر	اے سراپا تمیز نور نظر
تم سلامت رہو ہزارون سال	ہو ترقی یہ علم و دولت و مال
خط مسرت نمط تمہارا لکھا	مجھکو عین انتظار مین پہونچا
مندرج حال اسمین جو کچھ تھا	مین نے سب اسکو حرف حرف پڑھا
تھی طبیعت لگی ہوئی جو مری	اُسکے پڑھنے سے کچھ تشفی ہوئی
پڑھنے لکھنے کا حال تھا مسطور	اُس سے خاطر مری ہوئی مسرور

اور جو کچھ کہ حال لکھا تھا
سر بسر وہ بجا و زیبا تھا

فضل حق سے ہو تم عقیل و فہیم
نہیں کرتا ہے کچھ تمہیں تعلیم

جتنے گھر میں بزرگ و بہتر ہیں
گویا ماں باپ کے برابر ہیں

اُن سے خردوں کی طرح پیش آنا
اُنکے آداب سب بجا لانا

لیک مخصوص خدمت مادر
رہے ملحوظ تم کو شام و سحر

کیسی اُلفت سے اور محبت سے
پرورش تم کو ہے کیا اُسنے

اُسنے جو کچھ کہ ناز اُٹھائے ہیں
غم و رنج و دراز اُٹھائے ہیں

کچھ وہی اُس سے خوب واقف ہے
ہے زبان کی مجال کیا جو کہے

لذت و عیش و راحت و آرام
تیری خاطر سے اُسنے چھوڑے تمام

کی نظر اُسنے تیری راحت پر
اب نظر تجھکو چاہیے اُس پر

ہے یہ لازم کہ اُنکا فرمانا
بسر و چشم تم بجا لانا

چھوٹے بھائی بہن جو ہیں یکسر
رکھو اُلفت کی دائم اُن پہ نظر

نہ لڑو اُنسے نے عتاب کرو
نہ مزاج اُنکے تم خراب کرو

اُنکی تعلیم و تربیت پہ نگاہ
چاہیے تم کو رکھنا خاطر خواہ

کبھی بد راہ تم نہ چلنے دو
اُنکے ہر حال پر نظر رکھو

رہے بس یہ خیال شام و پگاہ
کبھی ہونے نہ پائیں وہ بدراہ

جس طرح تم نے تربیت پائی
اُسی رہ پہ چلیں بہن بھائی

لطف و انصاف کا نباہ رہے
انکی ہر بات پر نگاہ رہے

نظر لطف نوکرون پر ہو
کبھی زبان سے نہ سخت سست کہو

تم کو جو کام انسے لینا ہو
خوب آہستگی سے سمجھاؤ

قہر و رحمت پہ اعتدال رہے
حد افعال کا خیال رہے

عفو سے ہو نہ مطلق آزادی
نہ غضب سے ہون سخت فریادی

رہے ہر موقع و محل کا لحاظ
علم سے چاہیے عمل کا لحاظ

مہربان تم کو جب وہ پائینگے
کام پر خوب جی لگائینگے

ایک صورت کے دو ہون عفو و قصور
تیسرے پر رہے انتظام ضرور

نہو ہمراہ جب کوئی دانا
کبھی تنہا نہ تم کہین جانا

بدچلن خلق مین جو ہون مشہور
ایسے بدصحبتون سے رہنا دور

مکر اور زور سے حذر رکھو
خلق مین تاکہ تم حقیر نہو

خوب علم و ہنر ادب سیکھو
خلق مین تا مدام شاد رہو

علم و آداب کے جو ہین جویا
انکو ملتے ہین مرتبے اعلی

ایک جا نقل یہ لکھی دیکھی
تمکو مین نے نصیحتاً لکھی

شام مین ایک شہر تھا آباد
جسکا مشہور نام تھا بغداد

خطہ آباد و جا سے مردم خیز
خلق خوشنود و ملک تھا زرریز

لوگ ہر وضع کے تھے وان آباد
امن اور چین سے تھے سب دلشاد

ہر طرح بول تھا غرض بالا / نہ غم و درد نے غم کا لا
حاکم اِس عہد مین جو وان کا تھا / نام ہارون رشید تھا اُسکا
تھا وہان اک شریف کا مسکن / کہ وہ تھا مرد عالم پُرفن
اُسکو حق نے دیا تھا اک لڑکا / تھا سراپا تمیز اور دانا
شکل و سیرت مین تھا پسندانام / رکھا مان باپ نے تھا جعفر نام
حق نے بخشی تھی وہ تمیز اُسے / رکھتی تھی خلق سب عزیز اُسے
مان نے سکھلائی علم کی تادیب / ہوا دانا و صاحب تہذیب
تھی سلامت روی کی رہ پہ نظر / تھا ادب سب کا اُسکے مد نظر
گھر سے باہر جو وہ نکلتا تھا / اپنی مطلب کی راہ چلتا تھا
رکھتا قدمون کے سمت اپنی نگاہ / جاتا مکتب کو گھر سے سیدھی راہ
کھیلنے کودنے پر تھی نہ نظر / پڑھنے لکھنے سے کام آٹھ پہر
جاکے مکتب مین اور کرکے قیام / کرتا استاد کو ادب سے سلام
پہلے تھوڑا پڑھا ہوا پڑھتا / بعد اِسکے مطالعہ کرتا
لفظ و معنی نکال رکھتا تھا / پڑھتا جو کچھ خیال رکھتا تھا
پڑھکے وہ بھولتا نہ تھا اصلا / ہر سبق از بر اپنا کرلیتا
تھی ترقی پہ روز اسکی نظر / سیکھے سب علم اپنے اور ہنر
علم آداب مین ہوا یکتا / ہوا مشہور عالم و دانا

پایا اُستاد نے جو مطلب کا — کیا اُسکو خلیفہ مکتب کا
آیا اک روز واں شہِ دوراں — دیکھا مکتب کا آکے سب ساماں
بادشہ نے جو امتحاں لیا — یاد اُسکو زیادہ سب سے تھا
شہ نے جتنے سوال اُس سے کیے — سب کے شافی جواب اُسنے دیے
شہ نے انعام میں اِسے بخشا — مال و زر اور خلعت دیبا
عقل میں دیکھکر اُسے یکتا — کیا سلطان نے پھر وزیر اپنا
مرتبہ کیا ہی برمحل پایا — کیسا محنت کا اُسنے پھل پایا
سلطنت کا وہ انتظام کیا — چار سو خوب اپنا نام کیا
الغرض مرگیا وہ فرزانہ — رہ گیا یادگار افسانہ
مجھکو مدنظر جو لکھنا تھا — لکھ چکا بس فقط زیادہ دعا
جب تلک عرش و فرش ہیں قائم — عمر و دولت مزید ہو دائم

خطوط نویسی کے قاعدے
بطور مثنوی

خط نویسی کے قاعدوں کو ضرور — یاد رکھے ہر ایک اہل شعور
جو نہیں اپنا حال لکھ سکتا — اُسکو ہے صورتِ الف سکتا
نظرِ نکتہ داں سے گرتا ہے — غیر سے خط لکھاتا پھرتا ہے
ایسی صورت میں چاہیے یہ خیال — کہ نہو جہل سے بشر پامال

کرے تحصیل علم میں خود غور | طرز تحریر سیکھ لے فی الفور
ہے مقدم کہ حسن خط ہو درست | پختگیِ بندشِ بیان ہو نہ سست
ہو فصاحت کی شان عبارت میں | ہو نہ طولِ بیان عبارت میں
خط کسی کو جو لکھتا ہے انسان | اسکو کہتے ہیں کاتب اہلِ جہان
نام پر جسکے کوئی خط ہو رقم | ہے وہ مکتوب الیہ اسے ہمدم
لکھنے والے کو چاہیے یہ خیال | کرے باقاعدہ جواب و سوال
لکھے آئینہ سان عبارت صاف | بات ہو کچھ نہ قاعدے کے خلاف
خط نویسی کے جتنے ہوں دستور | طالبِ علم سیکھے انکو ضرور
پہلے القاب پھر لکھے آداب | پھر لکھے اور کچھ سوال و جواب
نام پر جس کسی کے خط لکھے | مرتبہ اسکا دیکھ لے پہلے
شان میں اسکے وہ لکھے الفاظ | جس سے قائم رہے ادب کا لحاظ
ہوں بڑوں کے لیے بڑے القاب | جیسے عالی وقار۔ فیض مآب
باپ کو اہلِ عز و شان لکھے | قبلہ و کعبۂ جہان لکھے
لکھے استاد کو بڑے القاب | کہ ہے ذات اِنکی قابلِ آداب
دوست ہوں یا کہ ہوں احباب | اِنکو واجب ہے دوستانہ خطاب
لکھے مثلاً شفیق صادق من | بندہ پرور رفیق صادق من
اپنے چھوٹوں کو گر لکھے تحریر | رہے اِسمیں بھی خوبیِ تقریر

اپنے لڑکے کو لکھے نورِ نظر
راحتِ جسم و روح لختِ جگر

اور چھوٹوں کو لکھے برخوردار
نیک خو خوش سیر خجستہ شعار

اے تمنا سدا خیال رہے
درجے رتبے کی دیکھ بھال رہے

خوشنویسی کا بیان

تمنا

خوشنویسی علم کی توقیر ہے
اِسکو جو بھولا وہ پُر تقصیر ہے

خوشخطی سے رونقِ تحریر ہو
دائرہ خورشید پُر تنویر ہو

خوشخطی شانِ عبارت کو بڑھائے
بدخطی لطفِ عبارت کو گھٹائے

سچ ہے بُرے خط کے یہ پڑھنے کا اثر
جلد ہوتی ہے پراگندہ نظر

بات ہر اہلِ قلم یہ جان لے
شکلِ حسنِ خوشخطی پہچان لے

مشق لکھنے کی کرے حکمت کے ساتھ
جسمیں نقدِ خوشنویسی آئے ہاتھ

پختہ دنا ور جو خط ہوجائیگا
پھر یہ مرقع لطف کچھ دکھلائیگا

دیکھ کر سب حسنِ تحریرِ قلم
قدر افزائی کرینگے یک قلم

کر تمنا تو بھی قدرِ خوشخطی
ہر جگہ روشن ہے بدرِ خوشخطی

ازالہ لکنت کا طریقہ

زبان کرتی ہے جن لوگوں کی لکنت
یہ ہے انکے لیے تدبیرِ صحت

پڑھیں وہ جب کوئی تحریر نامہ
رکھیں لفظوں پہ اُنگلی مثلِ خامہ

سدا خو اس طرح پڑھنے کی ڈالیں
زبان سے لفظ قلمی یوں نکالیں

جو داخل بات یہ عادت مین ہوگی | کمی بے شبہہ پھر لکنت مین ہوگی
تلفظ صاف نکلیگا زبان سے | عدم ہوجائیگی الجھن بیان سے
نہ ہکلانے کی خو ملحوظ ہوگی | بہکنے سے زبان محفوظ ہوگی

طمع اور اسکا انجام
بطریق مثنوی

فوق

عجب ہے قدرت خلاق عالم | نہین طاقت جو مارے کوئی کچھ دم
ازل سے سب کی روزی ہے مقرر | ہین جتنے جن وانس ووحش وطائر
موافق حصے کے ملتا ہے سب کو | نہین ممکن جو اس سے کچھ سوا ہو
جو قسمت پر کوئی قانع نہو کے | تو اپنے حصے کا بھی رزق کھوئے
طمع کے حرف ہین تینون جو خالی | یہ کیفیت ہے دانا ؤن پہ حالی
جہان مین جتنے ہین ذی فہم و کامل | ذکی ولائق وہشیار وعاقل
طمع سے وہ حذر رکھتے ہین ہر دم | عدو سے جانتے ہین اُسکو کب کم
طمع سے پر جو رکھتا ہے محبت | نہین اُسکو اثر کرتی نصیحت
نتیجہ اسکا آخر دیکھ لیجے | کر پڑ جاتے ہین پھر لینے کے دینے
نظیر اُسکی مین اک کرتا بیان ہون | سناتا اب تمھین اک داستان ہون
ہے ایام سلف کی یہ حکایت | مگر ہے صدق سے ملو روایت
کیا اُردو مین انگریزی سے تحریر | لباس نظم سے دی اِسکو توقیر

سگ طماع وحارص کا بیان ہے
نتیجہ حرص کا دیکھو عیاں ہے

کہ ایام گذشتہ مین کسی جا
حریص ازبس ہوا تھا ایک کتا

طمع سے گوشت پارہ اک اُسے دوست
لیے جاتا تھا دریا مین مع پوست

جو ہین پانی مین دیکھا عکس اپنا
ہوا اُسوقت اُسکو ایسا دھوکا

کہ کتا دوسرا پانی کے اندر
لیے ہے گوشت کا ٹکڑا سراسر

کرون مین اِسکو اب روزی سے محروم
یہ کھائے اِسقدر اِسکا یہ مقسوم

یہ سوچا اور منھ پانی پہ مارا
گرا دریا مین فورا گوشت سارا

نظر جو دوسرے کے مال پر تھی
رہا محروم اپنے مال سے بھی

غرض لکھنے سے اِس قصے کے یہ ہے
کہ لالچ ہے جہان مین اک بری شے

خدا ہر شخص کو اس سے بچائے
خیال اِسکا کسی دل مین نہ آئے

بچے حرص وہوس سے صبح اور شام
نہ لے اِسکا کبھی پھر بھول کر نام

طمع سے رکھ حفاظت مین خدایا
یہی ہے فوق کی تجھسے تمنا

شہر لکھنؤ متعلقہ صوبہ اودھ کا بیان
بطریق مثنوی

کیا اودھ کی ہے سرزمین زرخیز
دلکش و پر فضا سرور انگیز

منتخب ہند مین ہے یہ صوبہ
اِسکا ثانی کوئی نہین خطہ

راجہ دسرتھ کے پور صاحب شان
نامور مفتخر بلند نشان

ستر ہین بھارت اور پچین راہم — یہین پیدا ہوے بلند مقام

زور وجرات مین بے نظیر تھے یہ — فضل اور جود مین شہیر تھے یہ

گذرے جس جا ہون ایسے خوش اقبال — صاحب اقتدار و جاہ و جلال

اسکی خوبی کا حال جو ہو بیان — درحقیقت وہ ہے بجا ایجان

جانتے ہین سب ہی صغار و کبار — کہ اودھ مین ہے لکھنؤ کا شمار

مجھکو منظور ہے کہ اسکا حال — کرون کچھ درج ذیل مین فی الحال

وسط مین شہر کے ہے اک دریا — نام مشہور گومتی جس کا

جتنے نواب و شاہِ عالی شان — تختِ فرمانہی پہ بیٹھے یہان

ان سبھون کے دلون کو یہ بھایا — کہ عمارت بنے کوئی زیبا

صفحۂ دہر پر قرار رہے — بعد مرنے کے یادگار رہے

پل کئی شہر مین کیے تیار — محکم و خوشنما و رونق دار

آنے جانے لگے خواص و عوام — ان پلون کے سبب سے باآرام

کیا پل آہنی بنا اچھا — قطع جسکی ہے سربسر زیبا

از محمد علی نیکو شاہ — ختم شد این بناے خاطر خواہ

وہ عمارت ہین اسمین عالی شان — دیکھکر جنکو عقل ہے حیران

کئی دلکش امام باڑے ہین — دیدۂ اہل دل کے تارے ہین

جامع مسجد بھی کیسی اعلیٰ ہے — شان مین اپنی سب سے بالا ہے

کیا ہی دلکش بنا ہے قیصر باغ — واقعی پُر فضا ہے قیصر باغ
لوگ کہتے ہین جسکو شاہ نجف — کیا عمارت ہے افضل و اشرف
مشتہر جو کہ ہے حسین آباد — دیکھنے سے ہے اُسکے خاطر شاد
کیسی ہے مارٹین صاحب کی — قطعدار اور خوشنما کوٹھی
قابل دید چھتر منزل ہے — شان و خوبی مین اپنے کامل ہے
ہند مین شہر دوسرا ایسا — دور بین آنکھ نے کبھی کم دیکھا
کُھد گیا نصف شہر سے ہے سوا — کچھ بھی باقی نہین نشان پچھلا
جب تھا آباد اور اب ویران — کہتے ہین اہل لکھنؤ ہر آن
تس پہ کلکتہ بمبئی مدراس — چھوڑکر تو جو دیکھے نیک اساس
ہند مین شہر دوسرا کوئی — ہمسر اُسکا نہ پائیگا اب بھی
سن لے دو لاکھ اور ساٹھ ہزار — آدمی اِسمین ہین زروے شمار
جب سے سرکار کا ہوا ہے عمل — انتظاموں مین ہے یہ ردوبدل
چیف صاحب ہین افسر اعلیٰ — ملک کے ہین وہ حاکم بالا
کل اودہ کا یہی ہے صدر مقام — حکمران یان ہین سب بڑے حکام
ہین جوڈیشل کمشنر اک حاکم — سنتے ہین جو اپیل کو دائم
فیصلے سارے حاکمون کے یہان — پیش ہوتے ہین ہر گھڑی ہر آن
ماسوا اُنکے اور بھی جسکا کام — اپنی ڈیوٹی کو دیتے ہین انجام

ساتھ تھانے ہین ایک ہے تحصیل | شہر کا حال ہے یہ بالتفصیل
ریل کا بھی بڑا ہے اسٹیشن | دلکشا پر فضا ہے اسٹیشن
نکلی ہر سمت صاف ایسی سڑک | کہکشان کا گمان ہے بیشک
شہر مین اسپتال بھی ہین کئی | جمع رہتی ہے صف مریضون کی
کالج اور نارمل سبھی ہین یہان | جو زبان چاہے سیکھ لے انسان
عربی فارسی و انگریزی | سنسکرت اور ناگری کیتھی
کرین تحصیل چاہین جو طلاب | ہر طرح کے ہین مجتمع اسباب
عہد سابق مین بھی تھا دار علوم | ہند مین چار سو تھی اسکی دھوم
عربی کے بڑے بڑے کامل | علما گذرے ہین یہان فاضل
واقعی اسمین کچھ نہین ہے کلام | لائق دید ہے چکن کا کام
ہوتی ہین کس قدر صفائی کی | فردین چھپتی ہین جو رضائی کی
اور ظروف گلی شبک یہان کے | ہند مین دور دور ہین جاتے

قصیدہ زراعت و تجارت وغیرہ کی ترغیب مین

الا اے طبع موزون لب کھا کچھ زور فطرت کا | الا اے لکھنؤ کے آب و گل موقع ہے فکر شا کا
نمائشگہ کے جلسے مین اک کرشمہ ہے نمائش کی | نمایان تو بھی کر کرشمہ کچھ جوہر جودت کا
مبارک ایسے جلسے ہین مبارک انکے بانی ہین | مبارک شہر مین پیشہ زراعت کا تجارت کا

تو جب ہے او عر جنکو مبارک ہین وہ عالم ہین
لگا انبار ہے انکے یہان دنیا کی دولت کا

اٹھا کر آنکھ دیکھو صاحبو یورپ کے ملکون کو
انھین ہمسر نہین ہے سکہ بیٹھا انکی شان و شوکت کا

جو تھا کپڑے کا گز آخر کو اس ہندوستان کا گز تھا
بدن ہے اک نمانا آج جسکے توڑ طاقت کا

غریبونکو تو بیشک بے زری کا عذر ہے جائے
مگر اس ملک مین تھوڑا نہین کچھ اہل ثروت کا

خدا کے فضل سے اب بھی بہت ہین مقدرت والے
اگر کچھ بار ہو پر دیا ہو انکی جو دو ہمت کا

ابھی اک دم زمین کا خزانے کھلتے ہین لاکھون
دو دلھن ہو جا کے سارا ہند جلوہ ہو ملاحت کا

ہر اک دن عید شب شب برات اس ملک مین ہو
کہین عسرت کے دن آئے زمانہ عیش و عشرت کا

نہین ملتی ہے جنکو خشک روٹی شام تک مر کر
انھین کے سامنے انبار ہو دنیا کی دولت کا

طبیعت بھی خدا نے ہمکو ایسی نور کی دی ہے
کہ ہے تقلید مین بھی اپنے پیدا لطف جدت کا

اگر اہل کرم اندک کرم فرمائین عالم پر
تو ایسا گرم ہو بازار حرفت اور صنعت کا

کہ ہفت اقلیم مین ثانی نہ ملک ہند کا نکلے
یہی مخزن ہو دولت کا یہی مرجع تجارت کا

زمین بھی حق تعالی نے عطا کی ہمکو وہ بانکی
کہ ہے دھوم اسکی زرخیزی کی شہرہ اسکی قوت کا

مگر بڑھنے سے آبادی اب کافی نہین وہ بھی
یہی وجہ پریشانی یہی باعث ہے دقت کا

سوا اسکے واسطے تدبیر بھی معقول و ممکن ہے
تتبع ہمین لازم ہے ہمین اہل ولایت کا

کرین ترک وطن اور جا کے کم آباد ملکون مین
بسین کھیتی کرین چھوڑین یہ آثار خوار حالت کا

کما کر بھیجتے دولت راہ مین اپنے گھرون کی بھی
غرض جاری رکھین یہ سلسلہ ہجرت کا رجعت کا

عموما لوگ شاکی ہین کہ پیدا وار اب کم ہے
یہ بیشک ٹھیک ہے لیکن سبب سمجھو تو قلت کا

تھی نوابی میں بے امنی پڑے رہتے تھے کھیت اکثر — بڑھاتا تھا کسیکو اور باعث تھا یہ قوت کا

مگر اب فضل حق سے امن و اطمینان ہے سو — نہ کچھ کھٹکا ہے کھیتوں کا نہ اندیشہ نظامت کا

برابر کاشت ہوتی ہے نہیں کھیتوں میں کس باقی — مرض بیشک یہ مہلک ہے کرو کچھ ڈھنگ صحت کا

ہمارے حکمراں اس امن میں جالینوس ثانی ہیں — کہ ہے شہرہ جہاں میں انکی حکمت و حذاقت کا

شفاخانہ ہے صحت بخش شہر کانپور اسکا — وہاں جاکر سبق لو انسے تم علم زراعت کا

طبیعت مرض کی جانو اثر پانسوں کا پہچانو — فن تشریح میں سیکھو چلن ہل کا فلاحت کا

یہی نسخہ ہے بس سکا اسی سے روگ جائیگا — مرض معدوم ہوگا اور اعادہ ہوگا طاقت کا

نکما بیج بوتے ہو نہ چنتے ہو نہ بنتے ہو — سو یہ بھی اک بڑا باعث ہے غلے کی سقاہت کا

غضب ہے جنے سے پہلے ہی تم کھچڑی پکاتے ہو — ملا کر بیج بونا ہے گھٹانا قدر و قیمت کا

کرو ترک ان نقایص کو سمجھو نقصان ناحق سے — صلاح نیک ہے صاحب حیلہ لو قدامت کا

ہیں بارش کے معاون جیسے ہی یہ باغ اور جنگل — مدار کار ہے جسطرح بارش پر زراعت کا

شجر لاتے ہیں اوپر کھینچ کر پتال کا پانی — یہ فوارے ہیں خالق کے تماشا ہے قدرت کا

لگاؤ بس درختوں کو جہاں تک تم سے ممکن ہو — یہ فیض عام ہے توڑو نہ اسے رشتہ الفت کا

رعیت کی بھلائی ہے جو منظور نظر صاحب — مٹاؤ علم کے صیقل سے زنگ اسکی جہالت کا

قصیدہ ختم کرکے اب ہنر درگاہ خالق میں — تہِ دل سے ادا کر شکر جلسے کی عنایت کا

ہمارے ہند کے قیصر کو عمر خضر دے خالق — سر و سامان کی باتیں ہیں فیض اس عہد دولت کا

مختصر تعریف اقسام اشعار مع اصول

کلام مقفیٰ معنی دار موزون کو شعر کہتے ہین -
وزن - ایک ہیئت ہے حرکات و سکنات کے تابع جیسے دبیرا ور وحید فعیل کی حرکتون اور سکونون کے تابع یعنی مساوی ہے واضح ہو کہ وزن شعر کے انیس ٹکڑے ہین اور ہر ٹکڑے کو بحر کہتے ہین اردو نظم مین خاصکر گیارہ بحرین اکثر مروج ہین -
قافیہ - چند دو رکے حروف آخر کا باہم مشابہ ہونا اور وہ شعر یا مصرعون کے آخر مین واقع ہوتے ہین جیسے شہ شہان جہان رونق زمین وزمن حضور قیصرہ ہند و مالک لندن - اسمین ہر مصرعہ کے آخر الفاظ قافیہ ہین -
چند حروف یا چند کلمات جو قافیون کے بعد شعر یا مصرعے کے آخر مین آتے ہین ردیف کے نام سے موسوم ہین -
ایسے شعر جنکی ترتیب کا قافیہ جدا اور دو دو مصرعون کا متفق ہو مثنوی کہلاتے ہین مثنوی کل ایک ہی وزن مین ہوتی ہے جیسے اسی رسالہ مین جلسازی کے بیان والی نظم مثنوی ہے واضح ہو کہ مثنوی کے اشعار کی تعداد نہین ہے -

غزل - اِسکے لغوی معنے ہمکلام ہونا عورات سے اور اصطلاح مین ایسی نظم کو کہتے ہین جسمین مطلعے یا شروع شعر کے دونون مصرعون کا قافیہ ہو باقی اشعار مین پہلے پہلے مصرعون کا قافیہ ندارد اور دوسرے مین موافق مطلع ہوتا ہے اِسکی تعداد کم سے کم پانچ شعر ہوتے ہین مضامین مختلف آج کل کی غزلون مین ہر ایک شعر کے اکثر ہوتے ہین اگلے زمانے کے شعرا کی غزلین ایک ہی مضمون کی پوری پوری بھی ہوتی تھین - اور اب کمتر رواج ہے -

قصیدہ - یہ ایک نظم غزل کے طور پر ہوتی ہے لیکن کم سے کم ۱۵ اشعار کا قصیدہ ہوتا ہے تشبیب - گریز - مدح گریز - حسن طلب مدعا وغیرہ اور اشعار دعائیہ کا ہونا اِسمین لازمی ہے -

قطعہ - مطلع نکال کر باقی غزل یا قصیدہ کا ٹکڑا متفق المضمون جسکی تعداد کم سے کم دو شعر ہون قطعہ کہلاتا ہے -

رباعی - اُس چو مصرعے نظم کو کہتے ہین جسکے اول شعر کے دونون مصرعے اور دوسرے شعر کا آخری مصرعہ ہم قافیہ ہو -

مسدس - چھہ مصرعے والی نظم کو کہتے ہین جسکے اول چار مصرعے ہم قافیہ اور آخر کے دو مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہین -

مخمس - پانچ مصرعے والی نظم کو کہتے ہین اِسمین علاوہ مطلع کے باقی اشعار کے اوپر کے چار مصرعے ہم قافیہ اور آخر کا پانچوان مصرعہ موافق مطلع کے قافیہ کے ہوتا ہے